رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بمحصول ڈاک آنے پر واپس

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ کے اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر سرپرستی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۴۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـ
رؤسا و جاگیرداران سے "	ے
عام خریداران سے "	ھـ
ششماہی "	
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ	

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوگیا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

مالک اخبار

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۷ اگست سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)	خلافت راشدہ	ص ۱ تا ۳
(۲)	اللہ تعالیٰ کو بدا	ص ۳-۴
(۳)	مرزا صاحب کی ناکامی	ص ۴-۵
(۴)	سفر مدینہ طیبہ	ص ۵-۶
(۵)	تاریخ اہلحدیث	ص ۷
(۶)	تردید وید	ص ۷-۸
(۷)	کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث	ص ۹-۱۱
(۸)	رفع الالتباس عن بعض مسائل الصیام	ص ۱۱-۱۲
(۹)	الہ آباد میں مسیحیوں کا جلسہ	ص ۱۳
(۱۰)	ملکی مطلع	ص ۱۳-۱۴
(۱۱)	متفرقات	ص ۱۵
(۱۲)	انتخاب الاخبار	ص ۱۶
(۱۳)	اشتہارات	ص ۱۶ تا ۲۰

خلافت راشدہ

نمبر ۷

(گذشتہ سے پیوستہ)

دیگر یہ کہ اس حدیث کی اسناد کی نسبت شیخ الاسلام نے منہاج السنۃ[1] میں کہا ہے کہ امام المحدثین امام بخاری اور امام ابراہیم حربی[2] اور دیگر بہت سے محدثین نے اسے **ضعیف** کہا ہے۔ اور حافظ ابن حزم سے نقل کرکے کہتے ہیں۔

قال (الحافظ ابن حزم) واما من کنت مولاہ فعلی مولاہ **فلا یصح من طریق** الثقات اصلا۔

"یعنی حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" ثقہ راویوں کی روایت سے ہرگز صحیح نہیں"۔

وجہ ضعف کی یہ ہے کہ اسکی سند میں ایک راوی سلمہ بن کہیل مائل بتشیع تھا۔ (خلاصہ) ایسی شیعی راوی کی روایت جو اسکے مذہب کی خصوصیت میں ہو معتبر نہیں۔ کما تقرر فی الاصول۔

دیگر یہ کہ اگر اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہو کہ میرے بعد حضرت علی والی خلافت ہونگے تو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت سے حضرت حسن کی تفویض تک کتنے مواقع گذرے لیکن حضرت علی نے ایک دفعہ بھی اپنی خلافت کیلئے اس حدیث کو پیش نہیں کیا۔ سنئے اور گنتے جائیے۔

(۱) نہ حضرت ابو بکر کے خلیفہ منتخب ہونے کے وقت۔

(۲) نہ حضرت عمر کے خلیفہ مقرر ہونے کے وقت بلکہ آپ نے فوراً انکی بیعت کرلی۔

[1] منہاج جلد چہارم صفحہ ۸۴/۸۵ ۱۲ منہ

[2] امام ابراہیم حربی سنہ ۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے امام احمد کے شاگرد ہیں امام بخاری کے معصر ہیں بڑے پایہ کے امام ہیں سنہ ۲۸۵ھ میں فوت ہوئے [3] منہاج جلد ۴ صفحہ ۹۶ ۱۲ منہ

شرح تقریب مقدمہ ابن صلاح ۱۲ کتاب الفصل ابن حزم جلد چہارم صفحہ ۹۲ ۱۲ منہ

ناظرین! یہ حمائل شریف کسی تعریف کی محتاج نہیں بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتی

AsliAhleSunnet.com

(۳) یہ حضرت عثمانؓ کے انتخاب کے وقت۔ اور یہ وہ وقت تھا کہ حضرت عمرؓ آپ کو چھٹا بنا گئے تھے اور پھر تین میں سے تیسرے۔ اور پھر دو میں سے دوسرے رہ گئے تھے۔ اور اپنی قسمت کا فیصلہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو دیدیا تھا۔ یہ نہایت ضروری موقع تھا۔ آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ میرے لئے تو تم سب کے سامنے اعلان ہو چکا تھا۔ پورے تیرہ برس تک تو تم نے (معاذ اللہ) ظلم سے مجھے محروم رکھا اور میرا نام انتخاب میں نہیں آنے دیا۔ اور اب جب میرا نام بھی آچکا ہے تو پھر میرے مقابلہ میں دوسرے کو مساوی رکھنا اور ایک ایسے شخص کو جس کا خلافت میں کوئی بھی حق نہیں باختیار کر دینا کیسے ہو سکتا ہے؟

(۴) خیر اگر اُسوقت چوک گئے یا (معاذ اللہ) ڈر کر خاموش رہ گئے تو جب آپ نے ڈنکے کی چوٹ امیر معاویہ کی کھلم کھلا مخالفت کی اور اپنے دلائل احقیت لکھے تو ان میں بھی اس حدیث کو کیوں پیش نہ کیا۔ اور معلوم ہے کہ حجۃ الوداع میں حضرت امیر معاویہ بھی موجود تھے[لہ]۔ پس اسی اعلان خم غدیر کے حوالہ سے صرف اسی حدیث کو پیش کر دیتے اور انکی موجودگی یاد کرا کر ان پر حجت پوری کر دیتے۔ اس سے پختہ دلیل اور کونسی تھی۔ لیکن آپ نے اس کے برخلاف جو دلیل پیش کی وہ وہی ہے جو اہل سنت کے ہاں مسلم ہے۔ چنانچہ "نہج البلاغت" میں جو شیعوں کے ہاں ایک معتبر کتاب ہے۔ لکھا ہے۔

ومن کتاب لہ علیہ السلام الی معاویۃ ومنہ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علے ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد۔ وانما الشوری للمہاجرین والانصار۔ فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک رضی۔ فان خرج من امرھم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ماخرج منہ۔ فان ابی قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المومنین وولاہ ما تولی۔ انتہی[۵۲]

"یعنی حضرت علیؓ نے (تنازع خلافت کے وقت امیر) معاویہ (رضؓ) کو لکھا کہ میری بیعت اُن لوگوں نے کر لی ہے جنہوں نے (حضرت) ابو بکرؓ اور (حضرت) عمرؓ اور (حضرت) عثمانؓ کی بیعت کی تھی۔ اُسی بات پر جس پر انہوں نے اُن کی بیعت کی تھی۔ پس اب نہ تو حاضرین کو جائز ہے کہ کسی دیگر کو منتخب کریں اور نہ (دوسرے اسلامی شہروں کے) غیر حاضروں کو جائز ہے کہ اس انتخاب کو نامنظور کریں۔ کیونکہ شوریٰ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو ہے۔ پس اگر یہ (مہاجرین و انصار) کسی شخص پر اتفاق کر کے اسکو اپنا امام مقرر کریں تو یہ اُن کی رضامندی سمجھی جائیگی پس اگر کوئی دیگر شخص اُن پر طعن کرے یا کسی بدعت کی وجہ سے ان (مہاجرین و انصار) کے امر سے خارج رہے تو وہ اس کو اس امر کی طرف واپس لائینگے جس سے وہ خارج ہوا (یعنی اطاعت امام) پس اگر (ان کے سمجھانے کے بعد بھی) انکار کرے تو وہ اس سے جنگ کرینگے۔ کیونکہ اُس نے مسلمانوں (کی عام جماعت) کے خلاف راہ اختیار کی۔ اور (خدائے تعالیٰ) اسکو اسی طرف پھیر دیگا۔ جس طرف وہ خود پھرا (یعنی گمراہی میں جو اُس نے خود اختیار کی دھکیل دیگا)"۔

حضرت علیؓ نے اس خط میں کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے۔ نہایت مختصر طور پر نہایت پختہ اور جامع و مانع دلیل لکھی ہے اور اسے ہر پہلو سے بالاختصار مکمل کیا ہے۔ اس سے علاوہ اس امر کے کہ آپ اس حدیث زیر بحث کو وجہ ثبوت میں پیش نہیں کرتے۔ یہ امور صاف ظاہر ہیں۔

(الف) آپ خلافت خلفاء ثلاثہ کو برحق جانتے تھے (ب) آپ خلافت کا فیصلہ انتخاب سے کرنے کو جانتے تھے (ج) آپ مہاجرین و انصار کو دیندار جانتے تھے (د) آپ مہاجرین و انصار کے مخالفین کو گمراہ جانتے تھے۔

(۵) پانچواں موقع اس حدیث کے پیش کرنے کا وہ تھا جب آپ نے جنگ صفین میں فیصلہ کیلئے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا تھا[۳]۔ آپ نے اسوقت بھی اپنے وکیل کو اس حدیث کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ اور خود انہوں نے اُسے پیش کیا۔

(۶) چھٹا موقع یہ تھا کہ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد جب حضرت حسنؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور ان میں اور حضرت امیر معاویہؓ میں جنگ چھڑ نے لگی اور صلح کے لئے سلسلہ جنبانی ہوئی تو حضرت حسنؓ نے خود امر خلافت سے دستکش ہو کر جملہ امور خلافت حضرت امیر معاویہؓ کو مفوض کر دئے۔ اُسوقت نہ آپ نے اور نہ امام حسینؓ نے اس حدیث کو پیش کیا بلکہ خود ایک وظیفہ خوار ہو کر رہنا پسند کر لیا۔

اس تفصیل سے صاف معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے انتخاب سے لیکر سنہ ۴۱ھ تک جب حضرت حسنؓ نے امر خلافت حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ یعنی پورے تیس[۳۰] برس تک یہ حدیث نہ تو حضرت علیؓ کے علم میں تھی نہ آپ کی اولاد کے علم میں۔ نہ آپ کی جماعت (شیعہ) کے علم میں۔ نہ دیگر مہاجرین و انصار کے علم میں۔ اور اگر بالفرض کسی کے علم میں تھی بھی تو اسے حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق کوئی نہ سمجھتا تھا۔ نہ خود حضرت علیؓ نہ حضرات امامینؓ نہ ان کے شیعہ نہ جماعت مہاجرین و انصار۔ رضی اللہ عنہم۔ کیونکہ ان مواقع پر یہ کبھی پیش نہ ہوئی۔ اور یہ سب اس کی ضرورت کے مواقع تھے۔ لہذا معلوم ہوا کہ یا تو یہ حدیث پیچھے گھڑی گئی یا اسکے خلافت والے معنے پیچھے گھڑے گئے۔

تحقیق لفظ "مولےٰ"

لفظ مولےٰ کا استعمال زبان عرب میں کئی معانی میں آیا ہے۔ اُن میں سے بمعنے والئی حکومت کوئی موقع بھی نہیں۔ چنانچہ قاموس

لہ چنانچہ "استیعاب" میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناخن اور سر مبارک کے بال اتروائے تو حضرت امیر معاویہؓ نے آپ کے ناخن بطور تبرک کے لے لئے۔ چنانچہ آپ نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے یزید کو وصیت کی کہ یہ ناخن میرے مواضع سجود پر [illegible] رکھ دینے۔ [illegible]

۵۲ نہج البلاغہ قسم دوم ص[illegible] مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۱ھ ۱۲ منہ

۳ہ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے عمرو بن العاص صحابی فاتح مصر حکم مقرر ہوئے تھے ۱۲ منہ

[illegible] رسالہ - قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ہیں سے ہے۔

المولیٰ المالک (یعنی مولیٰ کے معنے ہیں آقا) والعبد (اور غلام) والمعتق (اور کسی غلام کو آزاد کرنیوالا) والمعتق (اور غلام آزاد شدہ) والصاحب (اور رفیق وہمنشین) والقریب کابن العم وغیرہ (اور نزدیکی رشتہ دار مثلاً چچا وغیرہ کا بیٹا) والجار (اور ہمسایہ) والحلیف (اور باہمی قسم وعہد کا بھائی اور دوست) والابن (اور بیٹا) والعم (اور چچا) والنزیل (اور مہمان) والشریک (اور حصہ دار) وابن الاخت (اور بھانجا) والولی (اور دوست) والرب (اور پرورش کنندہ) والناصر (اور مددگار) والمنعم (اور انعام کنندہ) والمنعم علیہ (اور انعام کردہ شدہ) والمحب (اور محبت کرنیوالا) والتابع (اور پیرو) والصھر (اور خسر)۔

ظاہر ہے کہ ان اکیس معانی میں سے اس موقع زیر بحث پر صرف ایک معنے مراد ہو سکینگے۔ اور وہ وہی ہو سکینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ ہر دو کے حق میں ہر دو کی زندگی میں بھی اور ہر دو کے انتقال کے بعد بھی دوسرے مومنوں کے تعلق کے لحاظ سے درست ہو سکیں۔ کیونکہ الفاظ حدیث یہ ہیں من کنت مولاہ فعلی مولاہ " یعنی جس کا میں مولا ہوں علی بھی اسکا مولا ہے "۔

پھر دیکھئے کہ ان معانی میں سے بعض ایسے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے پس حضرت علیؓ کی نسبت بھی درست نہیں ہونگے۔ مثلاً معتق بالفتح (آزاد شدہ غلام) وغیرہ۔ اور بعض کی نسبت آنحضرت صلعم کی طرف جائز تو ہے لیکن واقع میں تمام مسلمانوں کو وہ نسبت آنحضرت صلعم سے حاصل نہیں۔ مثلاً ابن (بیٹا) اور عم (چچا)۔ پس حضرت علیؓ کو بھی دوسرے مومنوں سے یہ نسبت حاصل نہیں ہوگی۔ اور ان میں سے ولی (دوست) ایک ایسا معنے ہے جس کا تعلق آنحضرت صلعم کے ساتھ تمام مومنوں کو آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی حاصل ہے۔ اور اسی طرح اسکا تعلق حضرت علیؓ کے ساتھ بھی آپ کی حیات میں بھی اور آپ کی وفات کے بعد بھی سب مومنوں کو حاصل ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ کی محبت و دوستی دیگر مہاجرین و انصار کی دوستی کی طرح علامت ایمان سے ہے۔ اور یہ دینی محبت و مودت اپنی زندگی میں بھی اور انتقال کے بعد بھی قائم رہتی ہے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے

"عن انسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰیۃ الایمان حب الانصار واٰیۃ النفاق بغض الانصار"[1]

"یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے"۔

اسی طرح مہاجرین سے محبت رکھنے کی نسبت قرآن شریف میں ہے "یحبون من ھاجر الیھم" (حشر پ ۲۸) (یعنی وہ محبت کرتے ہیں انکو جو ہجرت کرتے آتے ہیں طرف اُن کی)

اسی طرح خاتمۃ الحفاظؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں وقد ثبت فی صحیح مسلم عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق[2]

"یعنی صحیح مسلم میں حضرت علیؓ کی روایت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا کہ تجھے سوائے مومن کے کوئی دیگر محبت نہیں کرتا۔ اور سوائے منافق کے تجھ سے کوئی بغض نہیں رکھتا"۔

اگر اس سے متولی اور خلیفہ مراد لیا جائے تو علاوہ بے ثبوت ہونے کے اس موقع پر چسپاں بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ وصف حضرت علیؓ کو نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حاصل تھا۔ اور نہ حضرت علیؓ کی اپنی وفات کے بعد سے ابتک حاصل ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اس سے مراد والی حکومت ہرگز نہیں ہے۔ (باقی باقی)

میر سیالکوٹی

[1] فتح الباری ص ۳۱ مطبوعہ دہلی پارہ اول کتاب الایمان باب علامۃ الایمان حب الانصار ۱۲ منہ

اللہ تعالےٰ کو بدا

حضرات شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارے خدا کو بدا ہوتا ہے نعوذ باللہ۔ یعنی آئندہ علم سے اللہ تعالےٰ بالکل جاہل ہے۔ جیسا کہ عبارت ذیل میں اظہر من الشمس ہے۔

(الف) امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بعد قائم مقام اسمٰعیل کو قرار دیا تھا۔ پھر اسمٰعیل سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کو پسند نہ تھی۔ تو انہوں نے موسیٰ کو قائم مقام مقرر کیا۔ اور ان کی بابت پوچھا گیا تو امام نے فرمایا کہ اللہ کو بدا ہو گیا ہے"۔ (از بحار الانوار محقق طوسی)

(ب) "ما بدا اللہ فی شیئی کما بدا للہ فی اسمٰعیل ابنی۔ (یعنی اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا میرے بیٹے اسمٰعیل کی بابت ہوا"۔ (از رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق ص ۳۰)

نوٹ:۔ یعنی اللہ نے ایسی غلطی کبھی نہیں کی جیسی میرے بیٹے اسمٰعیل کی بابت کی کہ بغیر سوچے سمجھے ان کو امامت کا حکم دیدیا۔ اور یہ اسکو معلوم نہ تھا کہ بچپن میں وفات پائیگا۔

(ج) امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ کوئی نبی نبی نہیں بنا جبتک ان پانچ باتوں کا اس نے اقرار نہیں کیا۔ ایک یہ کہ اللہ کو بدا ہوتا ہے۔ دوسرا جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ تیسرا یہ کہ میں اللہ کو سجدہ کرونگا۔ چوتھا یہ کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ پانچویں یہ کہ میں اللہ کا مطیع رہونگا۔ (اصول کافی ص ۸۶)

(د) "عن الرضا یقول ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر للہ بالبداء (ص ۸۶)

"یعنی فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر تحریم شراب کے ساتھ اور یہ کہ اللہ کیلئے بدا کا اقرار کرے"۔

(ہ) قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ (ص ۸۶)

"یعنی امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بدا کے بیان کرنے میں کسقدر ثواب ہے تو کبھی اس میں سستی نہ کریں"۔

(و) زرارہ بن اعین ...

السلام علیکم - اسلامی احکام ۱۲ - قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کسی ایسی چیز میں نہیں جیسی (عقیدہ) بدا میں ہے ۔" (کتاب مذکور صـ۳۳)

نوٹ :- ان روایات کی تصدیق کیلئے دیکھو کہ (جاننا چاہئے کہ بدا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو۔ کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ باری تعالےٰ جہل کے ساتھ موصوف ہو جاوے ۔ جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے)

(از اساس الاصول برحاشیہ صـ ۲۱۸/۲۱۹)

(ز) کہ ایک یہودی نے رسول خدا سے بدا کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ خدا کو بدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بدا اسی کو ہوتا ہے جو انجام کار سے واقف نہ ہو ۔ اور جو عاجز جس سے غلطیاں ہوتی رہتی ہوں جس کی رائے بدلا کرتی ہو۔ جس کو کوئی اس کے ارادہ سے روک سکے (منع کرے) (از احتجاج شیعہ مطبع ایران صـ۱۸)

(ح) علیاویہ کا عقیدہ ہے کہ علی خدا ہیں اور محمد ان کے بندے ہیں ۔ اور غرابیہ کہتے ہیں کہ خدا نے جبرئیل کو حضرت علی کے پاس بھیجا تھا۔ مگر وہ بھولکر محمد مصطفےٰ کے پاس چلے گئے ۔ کیونکہ محمد صلعم اور علی کی مشابہت میں کچھ فرق نہ تھا ۔ اور جبرئیل پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ حضرت علی کا حق محمد صلعم کو دیدیا ۔" (تذکرہ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران صـ۹۱ و توضیح المقال مطبع ایران صـ۴۵)

(خادم اہلحدیث بلاول الدین خان سابق شیعہ موضع بگیانہ شاہ بیگ ضلع منٹگمری)

(قادیانی مشن)

مرزا صاحب کی ناکامی

اور

"الفضل" کی عینک میاں محمود کی آنکھ پر

تعصب بھی انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ قادیانی جماعت کا آرگن "الفضل" قرآن شریف پر حملہ کرتا ہوا اپنی ۵ - مارچ ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں زیر عنوان "کیا کسی نبی کی ضرورت نہیں" تحریر کرتا ہے ۔

"اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی موجودگی کی وجہ سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں ۔ وہ بتائیں کہ حجاز میں قرآن کریم کا کوئی نسخہ موجود ہے یا نہیں اور اہل حجاز قرآن کریم جانتے ہیں یا نہیں ! اگر وہاں قرآن کریم بھی موجود ہے اور ان لوگوں کی مادری زبان بھی عربی ہے جس کی ذریعہ قرآن کریم کا سمجھنا ان لوگوں کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ آسان ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ اسقدر فسق اور معاصی میں گرفتار ہیں ۔

اہل حجاز کی یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ ایسے تاریک زمانہ میں قرآن کریم سے اسوقت تک کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جبتک کہ قرآن کا سکھلانیوالا خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اپنے قول اور فعل سے اسکی تفسیر نہ بیان کرے ۔ پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں ، سخت غلطی اور دھوکہ میں ہیں اور حالات زمانہ ان کے اس خیال کی پرزور تردید کر رہے ہیں ۔"

اس سے معلوم ہوا کہ بقول "الفضل" اس زمانہ میں نبی ہی آ کر فسق و فجور کو دور کر سکتا ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص "الفضل" کے سامنے اسکی عبارت کو بہ ادنےٰ تصرف عطائے تو بلقائے تو یوں پیش کرے

"اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں مسیح ابن مریم کو آنے کی ضرورت نہیں وہ بتائیں کہ قادیان میں مرزا صاحب رہے یا نہیں ؟ اور قادیانی جماعت مرزا صاحب سے استفادہ حاصل کرتی رہی یا نہیں ؟ اگر قادیان میں مرزا صاحب نے اپنی عمر کاٹ دی اور اپنے مریدوں کی اصلاح میں کوشاں بھی رہے ۔ نیز مرزا صاحب کی زبان بھی پنجابی ہی تھی جس کے ذریعہ مرزا صاحب کا کلام سمجھنے میں آسانی بھی تھی تو پھر قادیانی اصحاب کب اپنے اخلاق کو درست کرینگے ؟

اصحاب قادیان کی یہ اخلاقی حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ مرزائیوں کے ایسے تاویلات کے زمانہ میں بھی مرزا صاحب کچھ مفید نہیں ثابت ہوئے اور مرزائیوں کی اصلاح اسوقت تک نہیں ہو سکتی کہ جب تک حضرت مسیح ابن مریم دوبارہ نزول فرما کر اپنی موجودگی اور قول و فعل سے قرآن کریم و احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی بلا تاویل سچائی پیش نہ کر دیں ۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے الفاظ بھی تاویل کے محتاج ہیں سخت غلطی اور دھوکہ سے نہیں نکل سکتے حالانکہ حالات زمانہ ان کے اس وہم و گمان کی پرزور تردید کر رہے ہیں ۔ اور تاویل کے باوجود بھی مرزا صاحب ناکام واپس گئے ہیں ۔"

اس حقیقت کے کھلجانے کے بعد بھی اگر احمدیوں کو سمجھ نہ آئی ہو تو "الفضل" کے استدلال کی روشنی میں میاں محمود صاحب خلیفہ ثانی قادیانی کی شہادت سن لیں کہ جس عینک سے دیکھ کر "الفضل" قرآن کریم پر حملہ کرتا ہے ۔ اگر وہی چشمہ میاں محمود صاحب کی آنکھ پر چڑھایا جائے تو مرزا صاحب آئے اور گئے مگر جماعت احمدیہ کی اصلاح نہ ہو سکی ۔ لو سنو ! وشہد شاہد من اہلہا ۔ خلیفہ جی فرماتے ہیں ۔

"میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اور اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو ، بات بات میں جھگڑے نہ پیدا کرو ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب ہے اور خدا کا خانہ کم ہے ۔"

"پھر اب وہ وقت کب آئیگا جب آپ اپنے اخلاق کو درست کرینگے ۔ اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ، دوسرے قدم اس کے بعد ہیں ۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں ۔ بیشک ایمان کے مدارج ہیں اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اسکو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ کفر میں بھی ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے خالی کفر دنیا میں نہیں ہے ۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جنہیں ایمان کا کوئی حصہ بھی نہ ہوتا تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی اور اس کو تباہ کر دیتی ۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے ۔ ابوجہل ۔ نمرود ۔ شداد ۔ فرعون وغیرہ بڑے کافر

AsliAhleSunnet.com

حصہ تھا۔ لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات کیلئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کیلئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی۔"

("الفضل" ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء صفحہ ۸)

جب ابوجہل فرعون وغیرہ میں بھی بقول خلیفہ جی ایمان تھا اور بوجہ اخلاق نادرست ہونے کے احمدیوں نے ایمان کی ترقی میں پہلا قدم نہیں اٹھایا تو سچ سچ بتلادے اڈیٹر الفضل بشرطیکہ وہ بھی (اصحاب قادیان میں سے نہ ہو) کہ جس نبی کے آنے اور چلے جانے کے بعد بلکہ خلیفہ اول کے بھی بعد خلیفہ ثانی بھی ایسی شہادت دے کہ ایمان کا پہلا قدم بھی اسکی قوم نے نہیں اُٹھایا۔ اس قوم کو اگر قرآن حکیم کی خوبیاں نظر نہ آویں تو شپرہ چشم کا قصور ہے یا چشمہ آفتاب کا؟ ؎

غیروں پہ معترض تھے لیکن جب آنکھ کھولی
اپنے ہی دل کو ہم نے گنج عیوب پایا

اُمید ہے کہ احمدی حضرات اس مختصر گذارش پر غور فرمائینگے۔ والسلام

(دوست محمد از چنیوٹ)

سفر مدینہ طیبہ

ناظرین! السلام علیکم۔ قریبًا چار ماہ کی (ظاہری) غیر حاضری کے بعد میں آج (۲۰ - اگست) کو وارد امرتسر ہو کر دفتر کا چارج لیتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے اتنے عرصہ میں اپنے حلقہ میں کوئی رنجیدہ واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا

شکریہ اللہ کے شکر کے بعد مولانا ابراہیم سلمہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے میری غیر حاضری میں اخبار کی نگرانی کا کام بڑی محنت سے کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزا۔

سفر حج کے مراسلات "اہلحدیث" میں چھپتے رہے ہیں۔ آج سفر مدینہ کا مضمون درج ہے۔

۲۴ ذی الحجہ کو مؤتمر ختم ہوئی۔ میں نے جلالۃ الملک ابن سعود سے مدینہ شریف جانے کیلئے اجازت طلب کی۔ فرمایا میں کل ملاقات کیلئے آپکو بلاؤنگا۔

۲۶ - ذی الحجہ کو ملاقات[۱] کے بعد قریب مغرب قافلہ مدینہ کو روانہ ہوا۔ چودہ روز کے لمبے سفر کے بعد ۱۰ محرم (۲۱ جون) کو تھوڑا سا دن چڑھے مدینہ شریف میں پہنچے۔

راستہ کی کیفیت کیا عرض کیجائے مسلمانوں کی بدقسمتی کہی جائے یا خوش نصیبی سمجھی جائے۔ راستہ کا یہ حال ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ہجرت فرمایا تھا جو تھر اُس روز جہاں پڑا ہوگا وہ اُسی طرح اُس زمین پر پڑا ہے ذرہ بھی تبدیلی نہیں ہوگی۔ کوئی منزل ۸ گھنٹے ہے کوئی دس گھنٹے کی کوئی ۱۲ کی کوئی ۱۴ کی۔ یہانتک کہ ۱۸ - ۱۸ گھنٹے اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھے گذرتے ہیں۔ بعد نماز ظہر جو سوار ہوئے تو کبھی صبح کی نماز کے وقت کبھی دو گھنٹے کبھی تین گھنٹے دن چڑھے پہنچے۔ اس پر لطف یہ کہ جتنا وقت اُترکر منزل میں گذرتا ہے وہ اونٹ کی پشت سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ میدان میں پڑے ہیں اونٹوں کی شغدف جنپر سوار ہوتے ہیں زمین پر رکھکر اُنہی کے سایہ میں گذارتے ہیں۔ کسی کسی منزل میں گھاس پھونس کی جھونپڑیاں ملتی ہیں جو فی کس ۲ ر کرایہ پر چند گھنٹے بیٹھنے کو ملجاتی ہیں اُن جھونپڑیوں کی شان کیا بیان کیجائے بس دیکھنے ہی پر موقوف ہے۔ اُسی میدان میں پتھروں کا چولھا بناکر کھانا پکاتے ہیں۔ کھانے اور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو چلنے کی تیاری۔ لکڑی اور پانی قیمت پر عام طور سے ملتے ہیں گوشت بھی بعض منازل میں ملجاتا ہے چینی اور گھی بھی بعض منزلوں میں ملتا ہے۔

غرض یہ سفر دنیا میں مسلمانوں کیلئے ایک معنی سے مقام مسرت ہے اور ایک وجہ سے مقام ندامت بھی۔ مقام مسرت تو یوں ہے کہ زمانہ رسالت اور عہد خلافت کی یاد دلاتا ہے۔ ندامت اس وجہ سے ہے کہ تمام دنیا میں ترقی ہوئی سفری آسانیاں کمال کو پہنچیں۔ مگر سفر حج میں وہی کیفیت رہی جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھی۔ حالانکہ اس عرصہ میں یہاں مختلف حکومتیں آئیں سب سے بڑی حکومت ترکیہ صدہا سالوں تک رہی۔ مگر حجاج کے آرام کی طرف کسی کو خیال نہ آیا۔ حالانکہ حجاج ہی اس ملک کی کھیتی ہیں اور یہی اس ملک کا مال متاع ہیں۔ اس واقعہ پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ زمین حجاز تمام کی تمام قریبًا سب کی سب یا تو پتھریلی ہے یا ریگستان۔ آبادی کا نام ونشان نہیں، زراعت کا پتہ نہیں لق ودق بیابانوں میں قافلے گذر رہے ہیں جن میں نہ کوئی سڑک ہے نہ کوئی خاص نشان۔ اس پر طرفہ یہ کہ اندھیری راتوں میں قافلے چلتے ہیں جن کے چلانیوالے قائدین (بدو) بھی سامانی اونٹوں پر چڑھکر سو رہتے ہیں۔ بس اب تو قافلہ فقط خدا کی حفاظت میں چلتا ہے۔ جہانتک اگلے اونٹ کی عقل وفہم کام دیتے ہیں چلتا ہے جہاں اُسپر راستہ کا اشتباہ یا تکان ہوتا ہے وہ کھڑا ہو جاتا ہے جس سے تمام پچھلے اونٹ بھی کھڑے ہیں جبتک کوئی حاجی یا بدو بیدار ہو کر اُسکو نہ چلائے قافلہ کھڑا ہے۔

اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اگلا اونٹ بدوؤں کی نیند کی حالت میں کبھی غلطی سے اصلی راہ چھوڑکر گمراہ بھی ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو تین میل بلکہ زیادہ مسافت دائیں سے بائیں کو یا بائیں سے دائیں کو چلے جانے کے بعد بدو بیدار ہوتے ہیں۔ اب ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ قافلہ کے تمام بدو ہاتھوں میں مشعلیں لیکر دائیں بائیں دور دور تک راستہ دیکھنے جاتے ہیں۔ ایک آواز ادھر دور سے آتی ہے دوسری اُدھر دور سے آتی ہے پیچھے سارا قافلہ چلتا ہے۔ کبھی جلدی کبھی بعد مدت دراز راستہ ملتا ہے تو اُس پر چلتے ہیں۔

نوٹ بدوؤں کی یہ غفلت قابل تعزیر ہے۔ جدہ واپس پہنچکر میں نے گورنر جدہ کو بدوؤں کی ایسی اور اس جیسی اور غفلتوں پر تحریری توجہ دلائی جس کی بابت اُنہوں نے فرمایا میں یہ تحریر جلالۃ الملک کی خدمت میں بھیجونگا۔

روحانی کیفیت مدینہ کے شوق میں یہ حالت تھی

[۱] اس ملاقات میں غزنوی نزاع بھی پیش ہوئی تھی جسکا ذکر حسب ضرورت کبھی مفصل ہوگا۔ انشاء اللہ ۱۲ منہ

AsliAhleSunnet.com

کہ دن کو اونٹ پر بیٹھا ہوا یہ شعر پڑھتا تھا ؎

ملا دیں کھینچ دے یا رب زمین کوئے جاناں کی
کہ میں ہوں ناتواں اور دن ہے آخر و دوری منزل ہے

بسا اوقات ایسا ہوا کہ مجھے رات بھر اونٹ پر نیند نہ آئی میں اُس حال میں ستاروں کو دیکھتا اور وجدانی ذوق میں امرءالقیس کا یہ شعر پڑھتا تھا ؎

الا ایھا اللیل الطویل الا انجلی
بصبح وما الاصباح منک بامثل[1]

آخر اسی حالت اور وجدانی کیفیت میں ١٠ محرم کو مدینہ شریف صبح کو پہنچے۔ فالحمد للہ۔

مسجد نبوی کی زیارت چونکہ مدینہ شریف جانے سے اصلی مقصد مسجد نبوی کی زیارت کرنا تھا اس لئے سامان اُتار تے پہلے مسجد نبوی میں پہنچے وہاں جاکر دو رکعتیں پڑھیں ازاں بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت سے دل محزون کو مسرور کیا۔

افسوسناک منظر کوئی انسان خواہ کسی مذہب کا ہو۔ اگر وہ اسلام کی تعلیم سے تھوڑا سا بھی واقف ہو اور اُسکے دل میں اسلام اور اہل اسلام کا درد ہو تو مدینہ شریف میں وہاں کے رہنے والوں اور ادھر سے آنے والوں کی حالت دیکھکر ضرور غمگین ہوگا۔ نہ صرف غمگین بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سقیم کہنے پر مجبور ہوگا۔ سب سے پہلے میں نے دیکھا کہ کئی اشخاص روضہ منورہ کی طرف سر بسجود پڑے رہتے۔ دیکھتے ہی مجھ سے رہا نہ گیا میں نے بلند آواز سے کہا ارے غضب کرتے ہو سر اُٹھاؤ۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں یہی حالت دیکھنے والوں نے مجھے اطلاع دی۔ انا للہ

یہ اُس نبی اُمی رسول علیہ السلام کی قبر مبارک سے برتاؤ کیا جاتا ہے جس نے صاف صاف اور کھلے لفظوں میں ایسا کرنے سے منع فرمایا ہوا ہے ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اُسکا اور ایلچی بھی

اس کے علاوہ نماز کے بعد حلقے باندھکر روضہ منورہ کی دیواروں کی طرف (کیونکہ قبر مبارک تو دیواروں سے محفوظ ہے جن میں سوراخ بھی نہیں) منہ کرکے دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھ کر معلم لوگ پڑھواتے ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ۔ بہت سے لوگ دیواروں کے پاس بیٹھکر گردن جھکائے مراقبہ کرتے ہیں۔ نمازوں کی یہ حالت ہے کہ ایک فرقہ مثلاً صبح شافعیوں اور دیگر اوقات میں حنفیوں کی پہلے ہوئی جھٹ سے دوسرے فرقہ کی تکبیر ہوگئی۔ یہ تکبیر کہنے والا اور نماز پڑھنے والے پہلی جماعت کی صفوں میں بیٹھے ہوتے ہیں دوسری کے بعد تیسری مالکیہ کی ہوتی ہے۔ مجھے ہی نہیں میرا گمان ہے کہ ہر ایک دردمند اسلام کو نمازوں اور جماعتوں کی یہ صورت نہایت بدنما معلوم ہوتی ہوگی ایسا خیال ہوتا ہے کہ مسجد نبوی میں تین مذاہب کے لوگ نہیں بلکہ تین مختلف دینوں کے پیرو نماز پڑھتے ہیں (افسوس) کاش یہ لوگ اتنا سوچیں کہ پہلی جماعت بھی مسلمانوں کی ہے پھر ہم کیوں اُس سے ہٹکر اپنی کھچڑی الگ پکاتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ نماز جمعہ کی جماعت ایک ہی ہوتی ہے اُسمیں سب ملجاتے ہیں۔ یہ تفریق در اصل مذاہب اور ائمہ اربعہ کی تقلیدی تقسیم پر مبنی ہے۔ خدا مسلمانوں اور والیان امور کو توفیق دے کہ حرمین شریفین میں مسلمانوں میں جماعتی وحدت پیدا کریں۔

محتاجی یہ تو قدرتی قانون ہے کہ جب کبھی انقلاب حکومت ہوتا ہے لوگ امیر سے غریب ہوا ہی کرتے ہیں۔ مکہ اور مدینہ میں اس کا خاص اثر ہے کیونکہ تھوڑے عرصہ میں یہاں دو انقلاب ہوئے ہیں۔ ایک شریفی بغاوت سے انقلاب۔ دوم نجدی حملہ کا انقلاب۔ اسلئے ان دونوں مقدس مقاموں میں محتاجی نے اپنا گھر کر لیا ہے۔ جدھر دیکھو ہاتھ پھیلائے اللہ کریم کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ ان محتاجوں کی وہ بلکہ تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو حرمین کی مسجدوں (مسجد الحرام اور مسجد نبوی) میں مانگتے ہیں ان میں بہت حصہ غیر ملکی اور غیر عربی لوگوں کا ہے جن میں حبشی لوگ جنکو یہاں تکرونی کہتے ہیں بکثرت ہیں۔ ان کے علاوہ ہندی، سندھی، مصری وغیرہ بھی شامل ہیں جو بصورت حج یہاں آتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ایسے سائلوں کا انتظام ہو جائے تو حاجیوں پر بڑا احسان ہو۔ میں نے ذمہ دار اصحاب کو اس پر توجہ دلائی تھی۔ حالت یہ ہے کہ دینے والا اگر دینے کو ہاتھ کھولے تو نہ اُسکی خیر نہ اُسکے کپڑوں کی خیر۔ دو تین دفعہ مجھ پر بھی یہ واقعہ ہوا۔ آخر توبہ کی کہ نہ حرم میں ہاتھ کھولونگا نہ بازار بلکہ کسی اور طرح پر دونگا۔ مدینہ شریف میں مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہی میں نے جب سائلوں کی حالت دیکھی تو اپنے مزور (زیارت کرانے والے) کو کہا کیا یہ ممکن ہے کہ ان سائلوں کو ایک جگہ جمع کرکے سب کو کچھ کچھ دیا جائے۔ اُنہوں نے کہا یہ ناممکن ہے کیونکہ نہ ایسا کوئی مکان ہے نہ اسکا انتظام آسان ہے۔ اسلئے میں نے خاص طور سے مستحقین لکھوائے اور پہنچایا جو احباب کرام نے بغرض تقسیم میرے سپرد کیا تھا۔ سہو و نسیان خدا معاف فرمائے۔

دوسری قسم کے محتاج وہ لوگ ہیں جنکی معاش انقلاب حکومت کی وجہ سے نہیں رہی۔ اور وہ بالکل بیکار ہیں۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو تھوڑا سا کام کرتے ہیں جسمیں اُن کا گذارہ نہیں چلتا۔ اس لئے یہ دونوں قسمیں بھی امداد کی مستحق ہیں۔ مگر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کے رہنے والوں کی حالت بہت خراب ہے۔ کیونکہ محاصرہ شریفی کے زمانہ میں مدینہ شریف بہت ویران ہوگیا۔ سیکڑوں مکانات جن میں کھجوروں کے باغ بھی ہیں خالی پڑے ہیں۔ ترکی گردش میں جو لوگ نکل گئے ہیں وہ پھر نہیں آئے یا تو مر گئے یا کسی دوسری جگہ رہ گئے۔ مدینہ کی آبادی ترکی انقلاب سے پہلے قریب ستر ہزار کے تھی آجکل قریباً سولہ ہزار ہے۔ انا للہ۔

(باقی آئندہ)

[1] اے بھری لمبی رات صبح کی روشنی کے ساتھ کھل جا
اگرچہ صبح بھی تجھ سے کچھ اچھی نہیں۔ ١٢ منہ

AsliAhleSunnet.com

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۷) **موسےٰ بن عقبہ** مدینہ طیبہ میں موسے بن عقبہ اسدی تھے - آپ بلا مدافعت فن مغازی کے امام تھے سب سے پہلے آپ ہی نے مغازی میں کتاب لکھی مغازی فن حدیث کی ایک شاخ ہے -

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ - اور عروہ بن زبیرؓ جیسے بزرگ تابعین سے روایت کرتے ہیں - اور پھر ان سے ابن جریج کیؒ - امام مالکؒ - امام سفیان بن عیینہؒ اور امام عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عالی قدر ائمہ حدیث نے روایت کی - امام احمدؒ کہا کرتے تھے علیکم بمغازی موسےٰ بن عقبۃ[1] یعنی تم موسےٰ بن عقبہ کی کتاب المغازی کو لازم پکڑو - حافظ ابن حجرؒ فتح الباری اُن کی کتاب المغازی کو اصح الکتب فی المغازی قرار دیتے ہیں[2] - اور اسکے حوالجات کثرت سے ذکر کرتے ہیں - اسی طرح کشف الظنون میں حاجی خلیفہؒ نے کہا[3] ومغازیہ اصح المغازی کذا فی المقتفی یعنی ان کی کتاب المغازی سب مغازی سے زیادہ صحیح ہے - امام موسےٰ بن عقبہؒ سنہ ۱۴۱ھ میں فوت ہوئے -

(۸) **ربیع بن صبیح** بصرہ کے عابدوں میں سے تھے - باوجود اسکے غازی و مجاہد تھے - امام شافعیؒ کہتے ہیں کان الربیع بن صبیح غزاء - یعنی ربیع بن صبیح بڑے غازی تھے - چنانچہ سنہ ۱۶۰ھ میں غزوۂ سندھ میں علاقہ سندھ میں فوت ہوئے - ابن سعدؒ نے (طبقات میں) کہا کہ علاقہ سندھ میں غزا کیلئے نکلے تو سفر سمندر ہی میں فوت ہو گئے اور جزیرہ میں دفن کئے گئے[4] -

آپ کو حضرت حسن بصریؒ اور حمید طویل اور ثابت بنانی وغیرہم تابعین سے روایت ہے اور آپ سے حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت عبداللہ بن مبارک اور عبدالرحمن بن مہدیؒ اور وکیع اور ابوداؤد طیالسیؒ وغیرہم محدثین نے روایت کی -

حضرت ربیع فن حدیث کے حافظ نہ تھے - بلکہ محدثین کے نزدیک ان کی روایت قابل احتجاج بھی نہیں - لیکن ہم نے ان کا اول تو اسی کی خصوصیت کے لحاظ سے یہاں درج کیا ہے - دیگر اسلئے کہ اہل بصرہ میں سب سے پہلے ہیں جنہوں نے تدوین حدیث کی طرح ڈالی - چنانچہ حافظ صاحب تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں -

وقال ابن حبان کان من عباد اهل البصرة وزهادهم وکان یشبه بیته باللیل ببیت النحل من کثرة التهجد الا ان الحدیث لم یکن من صناعته فکان یهم فیما یروی کثیرا حتی وقع فی حدیثه المناکیر من حیث لا یشعر لا یعجبنی الاحتجاج به اذا انفرد وذکر الرامهرمزی فی الفاصل انه اول من صنف بالبصرة (جلد ۳ صفحہ ۲۴۸)

"یعنی ابن حبان کہتے ہیں ربیع بصرہ کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے - اور رات کے وقت آپ کا گھر کثرت تہجد کی وجہ سے شہد کی مکھی کے گھر کی طرح ہوتا تھا - ہاں علم حدیث آپ کی صناعت میں سے نہ تھا اسی لئے ان کو روایات میں کثرت سے وہم پڑ جاتا تھا - حتے کہ ان کی روایات میں منکر احادیث بھی داخل ہو جاتی تھیں - اور ان کو معلوم بھی نہ ہوتا تھا جب یہ منفرد ہوں تو مجھے ان سے احتجاج کرنا پسند نہیں - اور رامہرمزیؒ (مصنف) نے (اپنی کتاب) فاصل میں ذکر کیا کہ یہ بصرہ میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے تصنیف (حدیث شروع) کی -

(باقی باقی)

[1] تذکرہ طبع ثانی جلد اول صفحہ ۱۲۰ منہ

[2] فتح الباری کتاب المغازی غزوہ موتہ ۱۲ منہ

[3] کشف الظنون باب المیم عنوان علم المغازی والسیر جلد ۲ صفحہ [illegible]

[4] تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۴۸ ۱۲ منہ

[5] سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری امت کے دو گروہوں کو خدا تعالےٰ نے دوزخ سے آزادی دیدی ہے ایک وہ گروہ جو (ملک) ہند میں غزا کریگا اور دوسرا وہ جو (آخری زمانہ میں) عیسے بن مریم کے ساتھ ہوگا - منہ

تردید وید

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۶۰) "جو اس دنیا میں زندوں میں سمان گن کرم سو بھلو والے سمان دھرم رکھنے والے میرے زندہ پتا وغیرہ موجود ہیں ان کی نظر عنایت اور ان کا سایہ سو برس تک میرے سر پر موجود رہے" (یجروید $\frac{19}{46}$)

خاکسار :- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں بلکہ یہ ایسے انسان کا بنایا ہوا ہے کہ جسکے باپ وغیرہ موجود ہیں اور وہ سایہ کا سو برس تک خواہشمند ہے[5] -

(۶۱) "اے نیک اعمال کرنیوالی اولاد ہمارے پہلے بزرگ تیرے ساتھ جس طرح نیک اعمال کو کرتے چلے آئے ہیں - وہی نیک اعمال ہم بھی کریں - تم کسی کو ایذا مت دو دھرم مارگ پر چلو بہادر ہو گھوڑوں وغیرہ کے ساتھ ہمارے دشمنوں کے تمام راستوں کو روکو اور ہمارے درمیان جاہ و حشمت کو حاصل کرو[6]" (یجروید $\frac{19}{52}$)

خاکسار :- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ وہ اپنی اولاد سے نیک اعمال کا تذکرہ کر رہے ہیں - اور اپنے دشمنوں کا راستہ روکنے کو کہہ رہے ہیں -

(۶۲) "اے چاند کی مانند آنند دینے والو بچو ہم تمہارے لئے سکھ دینے والے کام کریں اور اپنے تن من دھن سے تمہاری پرورش کرنے والے بنیں" (یجروید $\frac{19}{54}$)

خاکسار :- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم سکھ دینے والا کام کریں اور بچوں کے تن من دھن سے پرورش کرنے والے بنیں -

(۶۳) "اے معزز سبھا میں بیٹھنے والے اور انصاف کرنے والے بزرگو ہم تمہاری خوشنودی کیلئے جن اچھے اچھے بھوجنوں کو تیار کرتے ہیں آپ اُن کو خوش ہو کر کھائیں - آپ ہمارے اس قدم رنجہ فرمائیں اور ہماری رکشا کریں اور ہمیں نیک نصیحت

[6] پس یا ابنائے دنیا [illegible]

مقدس رسول - [illegible]

AsliAhleSunnet.com

کرکے آنند بنادیں تاکہ ہم تمام دکھوں سے دور رہیں۔" (یجروید ۱۹/۵۵)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو کھانا نیا دکھ کے دوروں کو کھلانا چاہتے ہیں اور اپنے مکان پر دوسروں کو بلاتے ہیں اور اپنے آپ سے دکھ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

(۶۴) "ہمارے جو بزرگ جاہ و حشمت والے ہیں نہایت ہی اعلےٰ ہیں محبت کرنیوالے ہیں علم و عقل کی دولت سے مالا مال ہیں ہم اُن کو مدعو کرتے ہیں وہ ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمائیں ہمارے پاس بیٹھیں ہماری باتوں کو سنیں ہمیں دھرم کا اُپدیش کریں اور ہماری رکھشا کریں۔" (یجروید ۱۹/۵۸)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو اپنے بزرگوں کی تعریف کرنے کے بعد اُن کو اپنے مکان پر بلاتے ہیں اور اپنی رکھشا کو کہہ رہے ہیں۔

(۶۵) "وہ جو آگ کی ودیا کو گرہن کرنے والے اور آگ کے علاوہ دوسری پدارتھوں کی ودیا کو جاننے والے ہیں اور اپنے دگیان سے عمدہ اشیاء کو حاصل کرکے آنند کو پانیوالے ہمارے بزرگ ہیں نور کل پرماتما ہمارے ایسے بزرگوں کے جسم کو بہت دن تک قائم رکھے ہم ایسی ہی خواہش کریں۔" (یجروید ۱۹/۶۰)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو اپنے بزرگوں کے جسم کو بہت زیادہ دیر تک قائم رکھنے کو کہہ رہے ہیں۔

(۶۶) "جو سوم رس کو پیتے ہیں تمام موسموں میں نیک اعمال کرنیوالے ہیں اگنی ودیا کو جاننے والے ہیں ایسے بزرگوں کو ہم سوسائٹی کے اعلےٰ قواعد کے مطابق مدعو کرتے ہیں وہ تمام بزرگ ہمیں ودیا کا دان دینے والے ہوں۔ اور ہم اُن کی بدولت علم و عقل سے مالا مال ہوں۔" (یجروید ۱۹/۶۱)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو اپنی سوسائٹی کے اعلےٰ قواعد کے مطابق اپنے بزرگوں کو مدعو کر رہے ہیں اور علم و عقل سے مالا مال ہونے کو کہہ رہے ہیں۔

(۶۷) "اے بزرگو تم کسی طرح بھی ہماری محبت کو ضائع مت کرو ہم لوگ سُکھ کو حاصل کرسکیں ہم تمہارے گناہوں کی تلافی کریں[1] آپ ہم کو نیکو کاری کی تعلیم دیں ہم آپ کے سامنے دو زانو ہوکر آپ کی دکھشن طرف میں بیٹھکر آپکا سنکار کرتے ہیں۔" (یجروید ۱۹/۶۲)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ دو انسانی پارٹیوں کا بنایا ہوا ہے جو ایک دوسرے سے گناہوں کی تلافی اور نیکو کاری کو کہہ رہے ہیں۔

(۶۸) "اے فرزند ہم چاہتے ہیں کہ تو علم و ہنر میں ماہر ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ تجھے علم و ہنر سے آراستہ کریں ہم جو اچھے اچھے کھانوں کی خواہش کرتے ہیں تو بھی ہمیں ایسے لذیذ بھوجن دیکر ہماری خوشنودی کو حاصل کر۔" (یجروید ۱۱/۶۳)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو اپنے بیٹے کو علم و ہنر سے آراستہ ہونے کو کہتے ہیں اور بیٹے سے لذیذ بھوجن کی خواہش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو لذیذ کھانا دیگا تو وہ ہماری خوشنودی کا باعث ہوگا۔

(۶۹) "اے راجہ وہ جو ہم کو دکھ دینے والا انسان ہیں یا دوسرے دشمن ہیں تو ایسا جتن کر کہ وہ ہم سے دور ہوں اور دشمن ہمارے قابو میں آجائیں۔" (یجروید ۲۰/۸۳)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے کہہ رہے کہ ہمارے دشمن ہم سے دور ہوں اور ہمارے قابو میں آجائیں۔

(۷۰) "اے سپہ سالار اور راجہ تم دونوں روشن عقل ہو تم ہمیں سونے وغیرہ سے مالا مال کرو تاکہ ہم اسکا کماحقہ استعمال کرسکیں۔" (یجروید ۲۰/۸۳)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو سپہ سالار و راجہ سے سونے وغیرہ سے مالا مال ہونے کی استدعا کر رہے ہیں۔

(۷۱) "اے ودیا دینے والے ادھیاپک لوگو تم ہمیں اعلےٰ تعلیم دو جس سے ہمارا دل پاک ہو عقل روشن ہو اور اس پاک تعلیم کے ذریعہ ہم اپنی یگیہ کو پورا کرسکیں۔" (یجروید ۲۰/۸۴)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو ادھیاپک سے اعلےٰ تعلیم کہہ رہے ہیں۔

(۷۲) "اے انسانو جس طرح ہم لوگ تمام سکھوں کے دینے والے پرماتما سے علم و عقل کے نور سے منور ہوکر تمام ودوانوں کیلئے ودیا اور بدھی کا دان مانگتے ہیں اسی طرح تم بھی مانگو۔" (یجروید ۲۳/۱۴)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے اشخاص کا بنایا ہوا ہے کہ جو خدا سے ودیا اور بدھی کا دان مانگتے ہیں۔ اور دوسروں سے بھی مانگنے کو کہہ رہے ہیں

(۷۳) "اس سکھ دینے والے پرماتما کی جس طرح ہم اپنا سب کچھ دان کرکے سیوا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔" (یجروید ۲۳/۱)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ بہت سے انسانوں کا بنایا ہوا ہے جو دوسروں سے کہہ رہے ہیں کہ جسطرح ہم دان کرکے پرماتما کی سیوا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

(۷۴) "اے ماتا - اے دادی - اے پردادی![2] جس وصف دولت کو پاکر ایک چست و چالاک آدمی بھی آرام طلب ہوکر کاہل ہوجاتا ہے میں اس دولت کو حاصل کرکے سست الوجود نہ بنوں بلکہ میں اپنے پران اپان و دیان وغیرہ جسم کے تمام افعال کو عمدہ عمدہ کاموں میں لگائے رکھوں۔" (یجروید ۲۳)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو اپنی ماں دادی پردادی سے کہہ رہا ہے کہ میں سست نہ بنوں اور اپنے جسم کو کام میں لگائے رکھوں۔ (باقی)

(منشی محمد داؤد خان ... سنیما ...)

[1] ویدوں سے تو گناہ کی تلافی ہونی ثابت ہے لیکن سوامی دیانند جی برخلاف اسکے کہتے ہیں کہ پرمیشور بھگتوں کے بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا (ستیارتھ)۔ ۱۲ میر سیالکوٹی

(اصول آریہ - آریوں کے مسلمہ روح مادہ اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا رد قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث))

AsliAhleSunnet.com

کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث

نمبر ۵

گزشتہ نمبر میں مصنف سیر کی تیسری جرح کا جواب لکھا گیا ہے اور صحیح بخاری کے راویوں پر مصنف نے جو جرح کی ہے اس کے لئے آئندہ نمبر کا وعدہ کیا گیا تھا لہذا وہ درج ذیل ہے ۔

مالک[1] بن اسماعیل } النہدی ابو غسان الکوفی سبط حماد

بن ابی سلیمان ثقۃ متقن صحیح الکتاب عابد من صغار التاسعۃ ۔ (تقریب التہذیب)

یعنی مالک بن اسماعیل نہدی کوفی جنکی کنیت ابو غسان ہے اور حماد بن سلیمان کے خاندان سے ہیں ثقہ و اتقان والے اور صحیح الکتاب تھے اور عبادت گذار تھے ۔

اور میزان الاعتدال میں ہے کہ ثقہ اور مشہور ہیں ابن عدی نے کچھ اعتراض کیا ہے مگر صدق و عدالت کا بھی اقرار کیا ہے اور ابن معین نے کہا لیس اتقن بالکوفۃ من ابی غسان

یعنی کوفہ میں ابو غسان سے زیادہ اتقان والا کوئی نہیں ہے اور ابو حاتم نے کہا لم ار بالکوفۃ اتقن منہ لا ابو نعیم وغیرہ لہ فضل و عبادۃ کنت اذا نظرت الیہ کانہ خرج من قبر ۔

یعنی میں نے کوفہ میں اس سے زیادہ اتقان والا نہیں دیکھا نہ تو ابو نعیم کو اور نہ غیر اس کے کو وہ صاحب فضل و عبادت تھا اور جب میں اسکی طرف نظر کرتا ۔ تو یہی معلوم ہوتا کہ گویا وہ قبر سے نکلا ہے ۔

الحسن[2] } بن محمد بن علی رض بن ابی طالب الہاشمی ابو محمد المدنی و ابوہ ابن الحنفیہ

ثقۃ فقیہ یقال انہ اول من تکلم فی الارجاء ۔ تقریب

یعنی حسن بن محمد بن علی رض بن ابو طالب ہاشمی مدنی جنکی کنیت ابو محمد ہے ثقہ اور فقیہ ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ارجاء کے مسئلہ میں انہوں نے ہی سب سے پہلے کلام کیا ہے ۔

اور تعلیق الممجد علی موطا امام محمد میں ہے ۔

کان من افاضل اهل البیت و اعلا لناس من لاختلاف وثقہ العجلی و قال الدار قطنی صحیح الحدیث

یعنی حسن فضلائے اہل بیت اور عالم ترین لوگوں میں سے تھے ۔ عجلی نے ثقہ کہا ہے اور دار قطنی نے صحیح الحدیث کہا ہے ۔

عبد اللہ[3] } بن محمد بن علی رض بن ابی طالب الہاشمی ابو ہاشم ابن الحنفیہ ثقۃ قرنہ

الزہری باخیہ الحسن (تقریب)

یعنی عبد اللہ بن محمد بن علی رض بن ابو طالب ہاشمی جنکی کنیت ابو ہاشم ہے ثقہ ہیں اور زہری نے انکو اپنے بھائی حسن کا قرین بنایا ہے ۔ اور تعلیق میں ہے وثقہ العجلی و ابن سعد والنسائی ۔ یعنی عجلی اور ابن سعد اور نسائی نے انکو ثقہ کہا ہے ۔

جریر[4] } بن عبد الحمید بن قرط الضبی الکوفی نزیل الری و قاضیہا ثقۃ صحیح الکتاب

قیل کان فی آخر عمرہ یہم من حفظہ ۔ تقریب

یعنی جریر بن عبد الحمید بن قرط ضبی کوفی رے میں نازل ہوئے اور وہاں کے قاضی ہوگئے ثقہ صحیح الکتاب تھے کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں انکو حفظ میں وہم ہوگیا تھا ۔

میزان میں ہے صدوق یحتج بہ فی الکتب یعنی صدوق ہیں اور ان سے کتب احادیث میں حجت پکڑی جاتی ہے ۔ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جریر حدیث دانی میں ذکی نہیں تھے انکو اشعث اور عاصم احول کی حدیث میں اختلاط ہوگیا تھا ۔ جب بہز ان کے پاس آئے تو انہوں نے پہچانا اور کہا کہ جریر شریک سے کم ساقط الحدیث ہیں ابو حاتم نے کہا صدوق تغیر قبل موتہ و یحتج بہ ابن عمار نے کہا کان حجۃ و کانت کتبہ صحاحا ۔ لالکائی نے کہا جریر مجمع علی ثقتہ یعنی جریر کی ثقاہت پر اجماع ہے ۔

قیس[5] بن ابی حازم } ابو عبد اللہ الکوفی ثقۃ من الثانیۃ تقریب

یعنی قیس بن ابو حازم البجلی کوفی جنکی کنیت ابو عبد اللہ ہے ثقہ ہیں اور میزان الاعتدال میں ہے ثقہ اور حجت ہیں قریب تھا کہ صحابی ہو جاتے ابن معین اور بہت لوگوں نے اُن کی توثیق کی ہے ۔ یعقوب سدوسی نے کہا ہمارے اصحاب نے کلام کیا ہے پس بعض نے تو ان کی احادیث کو مناکیر و غرائب میں شمار کیا ہے اور بعض نے اصح الاسانید گردانا ہے ۔ آخر میں علامہ ذہبی کہتے ہیں ۔

اجمعوا علی الاحتجاج بہ و من تکلم فیہ فقد اذی نفسہ (نسأل اللہ ترک الھوی) فقد قال معاویۃ بن صالح عن ابن معین کان قیس اوثق من الزہری

یعنی قیس کی روایت سے حجت پکڑنے میں محدثین کا اجماع ہے اور جس نے اس میں کلام کیا ہے اس نے اپنے نفس کو ایذا دیا ہے ۔ ہم خدا سے خواہش نفسانی کے ترک کی توفیق مانگتے ہیں معاویہ بن صالح نے بروایت ابن معین کہا کہ قیس زہری سے زیادہ ثقہ ہیں ۔

اکمال لصاحب المشکوۃ میں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کو حاضر ہوئے لیکن آپ کو وفات شدہ پایا ۔ اس لئے تابعین کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے عشرہ مبشرہ سے سوائے عبد الرحمٰن بن عوف کے اور صحابہ کی جماعت کثیرہ سے روایت کی ہے ۔ اور ان سے تابعیوں کی جماعت کثیر نے روایت کی ہے ۔ تابعیوں میں اور کوئی نہیں ہے جو صحابہ عشرہ مبشرہ

---

[1] ارجاء یہ کہ ایمان صرف قول ہی عمل نہیں اور یہ کہ انبیاء و ملائکہ اور سب مسلمانوں کا ایمان برابر ہے یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا بھی تھا اسی لئے شیخ عبد القادر جیلانی رح نے اصحاب حنفیہ کو بھی فرقہ مرجیہ میں شمار کیا ہے [1]

[1] مولوی عبد الرحیم صاحب نے حضرت حسن بن محمد بن حنفیہ کی نسبت جو ارجاء کی یہ تفریع کی ہے یہ درست نہیں ہم تاریخ اہلحدیث میں بیان ارجاء میں تہذیب التہذیب کی عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت حسن بن محمد بن حنفیہ جس ارجاء کے قائل تھے وہ یہ تھا کہ وہ اس فتنہ کے متعلق جو حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ہوا کسی فریق کے حق میں فیصلہ نہ کرتے تھے بلکہ اسی خدا پر چھوڑتے تھے ۔ اسی طرح امام ابو حنیفہ رح کی طرف جو ارجاء منسوب کیا گیا ہے اسکا مفصل ذکر بھی ہم اسی موقع پر تاریخ اہلحدیث میں شاہ ولی اللہ صاحب کے کلام سے بیان کر چکے ہیں پس نہ تو حضرت حسن رض سے بدظن ہونا چاہیئے ۔ نہ حضرت امام ابو حنیفہ رح سے ۔ تفصیل کے لئے دیکھو اہلحدیث جلد ۲۲ پرچہ نمبر ۲۳ سے پیشتر کے چند نمبر ۔ (مدیر)

(سیالکوٹی)

AsliAhleSunnet.com

سے روایت کرنیوالے ہوں جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہوئے۔ عمر سو برس سے متجاوز تھی۔ و هکذا فی التعلیق۔

ابن ابی ذئب { محمد بن عبد الرحمن بن المغیرہ ابن ابی ذئب احد الاعلام الثقات متفق علی عدالتہ و سئل احمد بن حنبل فوثقہ و ذکرہ السلیمانی فی اسامی القدریۃ فاللّٰہ اعلم وقد نفی القدر عنہ الواقدی و غیرہ۔ (میزان الاعتدال)

یعنی ابن ابی ذئب علمائے ثقات میں سے ہیں اُنکی عدالت پر اتفاق کیا گیا ہے امام احمد بن حنبل کو پوچھا گیا تو اُنہوں نے اُس کی توثیق کی سلیمانی نے اُنکا نام قدریہ کی فہرست میں درج کیا ہے۔ لیکن واقدی وغیرہ نے اُن سے قدریہ ہونے کی نفی کی ہے۔

محمد بن بشار { بن عثمان العبدی البصری ابوبکر بندار ثقۃ من العاشرۃ (تقریب)

یعنی محمد بن بشار جنکی کنیت ابوبکر اور لقب بندار ہے ثقہ ہیں۔

میزان میں ہے:۔

ثقۃ صدوق کذبہ الفلاس فما اصغی احد الی تکذیبہ لتیقنھم ان بندارا صادق امین۔

یعنی وہ ثقہ اور صدوق ہیں فلاس نے تکذیب کی ہے لیکن کسی نے اُس کی تکذیب کی طرف توجہ کی اس لئے کہ سب کو یقین تھا کہ بندار صادق اور امین ہے۔

وقال ابو داود کتبت عن بندار نحوا من خمسین الف حدیث ولولا سلامۃ فیہ لترکت حدیثہ۔

یعنی میں نے بندار سے پچاس ہزار کے قریب حدیثیں لکھیں اگر اُس میں سلامتی نہ ہوتی تو میں اُس کی حدیثوں کو چھوڑ دیتا۔

ذہبی نے کہا۔ کان من اوعیۃ العلم۔ وہ علم کا ظرف تھا قال ابن خزیمۃ فی کتاب التوحید حدثنا امام اهل زمانہ فی العلم والاخبار محمد بن بشار بندار و ذکر حدیثا۔

یعنی محدث ابن خزیمہ (جو ایک واسطہ سے امام شافعی کے شاگرد ہیں) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علم میں اپنے زمانہ کے امام محمد بن بشار نے۔

(۲) فاضل مصنف نے اس کے بعد صحیح مسلم کی روایتوں پر جو حرمت متعہ میں وارد ہوئی ہیں۔ جرح کی ہے لیکن ہم بخوف طوالت اُس کے جواب سے قطع نظر کرتے ہیں۔ ناظرین مذکورہ بالا عبارت ہی سے اندازہ کرینگے کہ صحیح مسلم کی روایتوں پر کہانتک مصنف نے محدثانہ جرح کی ہوگی۔

اس کے بعد مصنف نے سترہ[۱۷] عقلی جرحیں متعہ کی حدیثوں کو غلط ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں۔ ہر ایک نمبر کا صرف جواب لکھا جاتا ہے۔ ناظرین اهل سے ملالیں اخبار میں گنجائش نہیں ہے۔

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی محرمات کے ارتکاب کا حکم نہ دیا اور نہ کبھی اُسپر رضامندی فرمائی۔ متعہ کی جب تک حرمت نہیں نازل ہوئی تھی زنا کا مرادف نہ تھا بلکہ ایکقسم کا نکاح سمجھا جاتا تھا۔

۲ متعہ کی حرمت مکہ میں نہیں نازل ہوئی تھی اور نہ آپکی آخر عمر تک رائج رہا۔

۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے تھوڑے ہی دن قبل اسلام لائے تھے اور جنگ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ وہیں متعہ کی حرمت بھی نازل ہوئی اس لئے اب ابوہریرہ کو متعہ کی کیسے اجازت دی جاتی؟ دیگر یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے جنکے پاس ایک وقت کے کھانیکا بھی سامان نہ تھا اور متعہ بغیر کچھ خرچ کئے ہو نہیں سکتا تھا۔

۴ اس روایت کو متعہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس میں یہ لفظ صاف موجود ہے کہ جو قدرت رکھتا ہو اور متعہ بھی بغیر قدرت کے محال تھا۔

۵ صحیحین کی روایتیں متعہ کے متعلق سنداً گری ہوئی و ضعیف نہیں اور اس سے بڑھکر مہتم بالشان شہادت اور کیا ہوسکتی ہے کہ وہ روایتیں صحیحین میں موجود ہیں خاکر صحیح بخاری میں جسے آپکو اپنی تصنیف کے ماخذ بنانے میں ناز ہے۔

۶ ان روایتوں کے الفاظ سے یہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا ہے کہ سب صحابہ متعہ کرتے تھے۔

۷ صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جو خطبہ منقول ہے اُس سے یہ ہرگز نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو سرے سے متعہ کا علم ہی نہیں تھا۔ بلکہ علم ہونا ثابت ہوتا ہے اسی لئے تو کہا کہ جو لوگ بعد حرمت جواز کا فتویٰ دیتے ہیں اُنکے دل بھی اُن کی آنکھوں کی طرح اندھے ہوگئے ہیں۔

۸ ابن ابی عمرہ انصاری کا قول کہ متعہ کی اجازت اضطراراً تھی جیسے مردار۔ خون۔ سور کے گوشت کی اجازت ہے۔ اس میں حق اور ہے۔ نے خود ظاہر کردیا کہ متعہ اب کسی حالت میں جائز نہیں۔ اور مردار۔ خون۔ سور کے گوشت کا حکم ابھی تک باقی ہے۔

۹ ابن مسعود والی روایت جو صحیح بخاری کتاب الصوم میں ہے اُس میں متعہ کا ذکر نہیں ہے تو اس سے کیا نقصان ہوا۔ دیکھئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں روزہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور یہاں ہے۔

۱۰ احادیث میں متعہ کی حرمت کا مختلف اوقات میں

ﷺ حرمت متعہ کی تاریخ کے متعلق ہم مولوی عبد الرحیم صاحب ہی کے کسی سابق مضمون میں لکھ چکے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ فتح مکہ پر اس کی حرمت ظاہر ہوگئی۔ رسوم قبیحہ آہستہ آہستہ حرام کی جاتی رہیں۔ سب کی بابت شروع اسلام ہی میں احکام نہیں آئے۔ مثلاً شراب کہ اس کی حرمت تنصیصاً مدینہ طیبہ میں جنگ بدر کے بعد اتری اور سود کہ اس کی حرمت بھی آپ کی حیات طیبہ کے آخری عرصہ میں اتری۔ اسی طرح متعہ بھی ایک قبیح رسم رائج تھی جسکی اصلاح اسوقت کی گئی جب خدائے علیم و حکیم نے مناسب جانا۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ قباحت جاننے والے شراب جوئے اور سود کی نسبت کیا کہیں گے؟ میر سیالکوٹی

ﷺ بعض لوگوں نے اس سے بھی دھوکا کھایا ہے کہ جس طرح اضطرار کی حالت میں یہ چیزیں حلال ہوجاتی ہیں اسی طرح متعہ بھی حلال ہوجاتا ہے۔ یہ اُنکی کوتاہی اور اصول اجتہاد سے ناآشنائی کا نتیجہ ہے۔ اور قیاس مع الفارق ہے کھانے میں تو اضطرار ہوسکتا ہے کہ جان چلی جائے۔ لیکن مباشرت کے ترک سے جان جانے کا خوف نہیں ہوسکتا۔ اس کی تنگی کی حالت میں حدیث میں روزہ رکھنے کی تعلیم آئی ہے۔ فافہم ولا تکونن من الذین یتبعون اھواءھم فتکونن من الخاسرین ۱۲ میر سیالکوٹی

AsliAhleSunnet.com

ذکور ہونا اس سبب سے ہے کہ بعض صحابہ نے جب سُنا اُسی وقت کو سمجھا - کیونکہ اُس کی حرمت کا چند بار اعلان ہونا ثابت ہے - تاکہ سب لوگ اچھی طرح جان لیں اس میں کچھ تعارض نہیں ہے -

عـ۱۱ یہ کچھ ضروری نہیں کہ کسی بات کو سب صحابہ بیان کریں تو قابل حجت ہو - حضرت علی رضؓ کی روایت میں بھی گدھے کے گوشت کی حرمت کا ذکر ہے - عـ

عـ۱۲ ابوداؤد کی روایت نہ تو مخالف قرآن کی اور نہ اُس میں یہ مذکور ہے کہ حجۃ الوداع میں متعہ جائز کیا گیا تھا بلکہ اُس میں تو نہی مذکور ہے ملاحظہ ہو -

حدثنا مسدد بن مسرھد نا عبدالوارث عن اسمٰعیل بن امیة عن الزھری قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فتذاکرنا متعة النساء فقال رجل یقال له ربیع بن سبرة اشھد علی ابی انه حدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نھی عنھا فی حجة الوداع -

عـ۱۴ بے شک ان سب مقامات میں (یعنی خیبر فتح مکہ اوطاس وغیرہ) اسی لئے اعلان ہوا تھا کہ سب لوگ اچھی طرح اُس کی حرمت کو جان لیں اور بحکم لیبلغ الشاھد الغائب دوسروں کو پہنچا دیں -

عـ۱۵ لہسن کی کراہت خیبر کے قبل سے ثابت ہے اس لئے ہم بھی آپ کی تائید کرتے ہیں لیکن متعہ کی حرمت خیبر کے قبل سے ثابت نہیں ہوئی -

عـ۱۶ قاضی عیاض کے علاوہ دیگر علماء نے بھی یہ بات کہی ہے ملاحظہ ہو -

قال المازری اختلف الروایة فی صحیح مسلم فی النھی عن المتعة ففیه انه صلعم نھی عنھا یوم خیبر وفیه انه نھی عنھا یوم فتح مکة فان تعلق بھذا من اجاز نکاح المتعة وزعم ان الاحادیث تعارضت وان ھذا الاختلاف قادح فیھا قلنا ھذا الزعم خطاء ولیس ھذا تناقضا لانه یصح انه ینھی عنه فی زمن ثم ینھی عنه فی زمن اخر توکیدا او لیشتھر النھی ویسمعه من لم یکن سمعه اولا فسمع بعض الرواة النھی فی زمن وسمعه اخرون فی زمن اخر فنقل کل منھم ما سمعه و اضافه الی زمان سماعه الخ

عـ۱۷ یہ نمبر ۱۲ میں مذکور ہو چکا ہے - ایک بات کو مکرر لاکر نمبر بڑھانے کی کیا ضرورت ہے -

(باقی آئندہ)

ابو النعیم عبدالرحیم عفی عنہ کھریانوالہ ضلع گیا

رفع اللثام عن بعض مسائل الصیام

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال ہفتم - قولہ (وقت افطار) :-

ان عمر وعثمان رضی الله عنھما کانا یصلیان المغرب حین ینظران الی اللیل الاسود قبل ان یفطرا ثم یفطران بعد الصلوٰة وذلک فی رمضان -

یہ امام الصحیحین مؤطا کی روایت ہے - پھر حدیث علیکم بسنة خلفاء الراشدین المھدیین کیوں ان خلفاء راشدین کی سنت پر عمل نہیں کیا جاتا ؟

اقول - وبالله التوفیق - علماء اہلحدیث نے اس کو جواز پر محمول فرمایا ہے - قال الشافعی رحمة الله علیه فی الام تعجیل الفطر مستحب ولا یکرہ تاخیرہ الا لمن تعمدہ ورای الفضل فیه ومقتضاہ ان التاخیر لا یکرہ مطلقا -

ام میں امام شافعی رحمۃ فرماتے ہیں روزہ کا افطار جلدی کرنا مستحب ہے اور اُس کی تاخیر مکروہ نہیں مگر اس شخص کے لئے جو جان بوجھ کر کرے اور اس میں فضیلت دیکھے مقتضی اسکا یہ ہے کہ تاخیر مطلق مکروہ نہیں - مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو اسکا مطلب بیان فرمایا وہی درست ہے یا اسکو محمول کیا جائے جواز عند الضرورت پر - فتح الباری صفحہ ۲۸۹ میں ہے -

احادیث تعجیل الافطار وتاخیر السحور متواترة

یعنی احادیث روزہ کے جلدی افطار کرنے اور سحری کی تاخیر کرنے میں متواتر ہیں -

وعند عبد الرزاق وغیرہ باسناد صحیح عن عمرو بن میمون الاودی قال کان اصحاب محمد صلی الله علیه وآله وسلم اسرع الناس افطارا وابطاھم سحورا -

یعنی عبد الرزاق وغیرہ کے نزدیک بسند صحیح عمرو بن الاودی سے مروی ہے اُس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی بہت جلدی کرنیوالے لوگوں کے افطار میں تھے اور بہت تاخیر کرنیوالے سحری کھانے میں تھے

اس سے مطلب بالکل صاف ہو گیا - مستدرک صفحہ ۴۳۴ میں ہے

عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم لا یصلی المغرب حتی یفطر ولو علی شربة من ماء -

ترجمہ :- انس بن مالک کہتے ہیں تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کی نماز نہ پڑھتے یہانتک کہ روزہ افطار کرلیتے خواہ پانی کے ایک چلو پر -

فتح الباری میں ہے :-

روی ابن حبان والحاکم من حدیث سھل ایضا بلفظ لا تزال امتی علی سنتی مالم تنتظر بفطرھا النجوم مختصرا

ابن حبان اور حاکم نے حدیث سہل سے بلفظ میری امت ہمیشہ سنت پر رہیگی جب تک روزہ کے افطار میں ستاروں کے چڑھنے کا انتظار کریگی

عـ۵۴ ترجمہ :- مازری نے کہا صحیح مسلم میں متعہ کی نہی کی روایات میں اختلاف ہے - اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلعم نے اس سے فتح خیبر کے دن منع کیا - اور یہ بھی ہے کہ فتح مکہ کے دن منع کیا - پس اگر ان روایات کی بنا پر وہ شخص جو متعہ کو (اب) جائز جانتا ہے - یہ کہے کہ حرمت متعہ کی احادیث متعارض ہیں - اور یہ اختلاف (حرمت متعہ میں) جارح ہے تو اسکو جواب میں ہم یہ کہینگے کہ اسکا یہ گمان خطا ہے - اور یہ (درحقیقت) تناقض نہیں ہے - کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ اس سے ایک وقت میں منع کیا جائے - پھر دوسرے وقت میں بھی تاکیداً منع کیا جائے - یا اس لئے کہ اسکی ممانعت خوب مشتہر ہو جائے - اور اسے وہ لوگ بھی سُن لیں جنہوں نے پہلی دفعہ نہیں سُنا - پس بعض راویوں نے پہلے وقت میں سُنا اور بعض نے دوسرے وقت میں پس ہر ایک نے اُسی زمانہ کی طرف نسبت کرکے ذکر کیا - جس میں اُس نے سُنا تھا - (دیر سیالکوٹی)

روایت کیا ہے۔

بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کردی ہیں اتنی گنجائش نہیں کہ لکھی جاویں۔

حضرت ابوبکرؓ سے جو واثر سحری کے متعلق نقل کئے گئے ہیں گو جواب تو انکا بھی ہو گیا ہے مگر تاہم کچھ عرض کر دیا جاتا ہے۔

بخاری میں ہے۔

عن سھل بن سعد یقول کنت اتسحر فی اھلی ثم تکون سرعۃ بی ان ادرک صلاۃ الفجر مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سہل بن سعد کہتا تھا میں اپنے اہل میں سحری کھاتا تھا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ میں فجر کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پاؤں۔

مستدرک میں ہے :-

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الفجر فجران فاما الاول فانہ لا یحرم الطعام ولا یحل الصلاۃ واما الثانی فانہ یحرم الطعام ویحل الصلاۃ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

ترجمہ :- روایت ابن عباس رضؓ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر دو فجریں ہیں۔ ای پہلی پس تحقیق وہ کھانے کو حرام نہیں کرتی اور نماز کو حلال نہیں کرتی اور ای پر دوسری پس تحقیق وہ کھانے کو حرام اور نماز کو حلال کرتی ہے یہ حدیث صحیح الاسناد اور بخاری مسلم نے اسکو بیان نہیں کیا۔

بخاری میں ہے :-

حدثنا عن عائشۃ رض قالت کن نساء المومنات یشھدن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ الفجر متلفعات بمروطھن ثم ینقلبن الی بیوتھن حین یقضین الصلاۃ لا یعرفھن احد من الغلس۔

حضرت عائشہؓ نے کہا مومنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں حاضر ہوتی تھیں اپنی چادروں لپیٹی والیں۔ پھر لوٹتیں اپنے گھروں کی طرف جسوقت نماز ادا کرتیں انکو کوئی نہ پہچانتا غلس کے سبب۔

غلس اُسوقت کو کہتے ہیں جب صبح کی سفیدی اور رات کا اندھیرا ملے جلے ہوں۔ اور یہاں مراد صبح کے وقت کی تاریکی ہے۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا ہے۔

وصل الصبح بغبش یعنی الغلس کذا فی الموطا

یعنی صبح کی نماز غلس میں ادا کر۔

تمام احادیث کو جمع کیا جاوے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اول وقت میں نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ سے صاحب کشف الغمہ نے نقل کیا ہے :-

وکان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یتسحر مرۃ فدخل علیہ رجلان فقال احدھما طلع الفجر وقال الآخر لم یطلع فقال ابوبکر رض لنفسہ کل قد اختلفا۔

یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایکدفعہ سحری کھا رہے پس آپ پر دو آدمی داخل ہوئے پس ایک نے ان دونوں میں سے کہا۔ فجر ہو گئی ہے دوسرے نے کہا ابھی نہیں ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دل میں کہا ہر ایک نے ان دونوں میں سے اختلاف کیا ہے۔

جملہ خط کشیدہ سے حضرت ابوبکر رضؓ سے سحر کھانے کا وقت ثابت ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کام ہو ہی نہیں سکتا۔ اتنا جلیل القدر صحابی کیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کر سکتا ہے۔

صحت اسناد پر حدیث کی صحت بعض دفعہ تسلیم نہیں کی جا سکتی جس طرح عیسٰے علیہ السلام کی عمر کی جیسے کہ عاجز کو یاد آتی ہے۔ ۱۲۰ سال بتائی جاتی ہے۔ اور اس حدیث کی سند کو نواب صاحب نے نقل کیا ہے۔ حالانکہ حدیث موضوع ہے۔

تفصیل کے واسطے کتب اصول کا ملاحظہ کیجئے۔ کہ جنمیں موضوعات میں سے ایسی قسم بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ سند صحیح ہو۔ اور متن موضوع۔ اسی طرح یہ بھی ہو۔

واللہ اعلم بالصواب۔

الہ آباد میں مسیحیوں کا جلسہ

اپریل ۱۹۲۶ء کی آخری تاریخوں میں ۶ روز متواتر مسیحیوں کا جلسہ ہوا۔ جسمیں پادری عبدالحق و پادری سلطان پال صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ اُن جلسوں میں ۳ روز میں بھی شامل ہوا۔ باوجود یکہ مسیحی بڑے مہذب کہلاتے ہیں۔ اور سلطنت کی لائن پر کام کرنے کے مدعی ہیں۔ مگر اس الہ آباد کے جلسہ میں جیسی بے قاعدگی برتی ویسی بے قاعدگی میں نے آریوں کے جلسے میں کبھی نہیں دیکھی۔ پہلی بے قاعدگی تو یہ ہوتی تھی کہ لکچر کے ختم ہونے سے چند منٹ پہلے بجلی کا ناقص کا کمرہ روشنی بجھا دیتے تھے۔ جس سے بہت شور وغل ہوتا تھا۔ دوم خاتمہ لکچر پر کسی ایک شخص کو آخر تک سوال وجواب کا موقع نہیں دیتے تھے۔ بلکہ یہ کہکر ٹال دیتے تھے کہ یہ وہی سوالات ہیں جو کلکتہ سے پشاور تک مشہور رہیں۔ اور جنکے جوابات متعدد بار ہو چکے ہیں چنانچہ ایک روز جبکہ سلطان پال صاحب نے عالمگیر مذہب پر تقریر کرتے ہوئے یہ دکھلایا تھا کہ مسیحیت ہی میں مساوات، اخوت، مواخات اور حریت ہے۔ اسلام میں ادھوری تعلیم ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں سے ٹھیک سلوک کرنے کی اجازت ہے مگر غیروں سے نہیں۔ مسیحیت سب سے یکساں برتاؤ کرنے کی تعلیم دیتا ہے خواہ اپنا ہو یا غیر۔ اور یہی کامل تعلیم ہے۔ اسپر کالج کے ایک اسٹوڈنٹ نے یہ سوال کیا کہ پادری صاحب! آپ اپنے بچے کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں خورد ونوش اور رہنے کا سامان کرتے ہیں وہ آپ عزیزوں کے ساتھ کیوں نہیں کرتے۔ کیا میرے ساتھ وہی سلوک کرنے پر تیار ہونگے جو اپنے بیٹے یا باپ کے ساتھ کرتے ہیں۔ کیا جو سلوک برٹش گورنمنٹ انگریزوں کے ساتھ کرتی ہے وہی سلوک ہندوستانیوں کے ساتھ کر سکتی ہے؟ یہ بات ان نیچرل (غیر فطری) اور امپاسبل (غیر ممکن) ہے۔ انسان جو برتاؤ اپنے بیوی بچوں ماں باپ بھائی کے ساتھ کریگا وہ غیروں کے ساتھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہو کہ اسکی نظیر مسیحی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اسکی جواب میں ہمارے پادری سلطان صاحب نے ہنسکر ٹال دیا اور کہا کہ انسان نے خود ہی امپاسبل بنالیا ہے ورنہ باقرار...

ازواج النبی - حضور کی بیویوں کے مفصل حالات ۱۲ ، ایضاً کلاں ۶ ، (مینیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

سردارِ اہلحدیث

جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کا بخیر و عافیت سفرِ حج سے واپس آنا۔

آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون

گذشتہ نمبر میں ہم ناظرین کو عنوان "سفر مدینہ طیبہ" میں بتا چکے ہیں کہ مخالفین نے حضرت مولانا المکرم سردار اہلحدیث سلمہ اللہ کی نسبت ایک خاص پروپاگنڈا سے بالکل غلط اور بے سر و پا افواہیں مشہور کر دی تھیں اور اُسی پرچہ میں صفحہ ۱۲ پر عنوان "سفرِ حج کا اختتام" میں یہ مسرت افزا خبر بھی درج ہو چکی ہے کہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ ۸ اگست کو جہاز پر سوار ہو کر ۱۸ اگست کو ساحل کراچی پر پہنچینگے اور پرچہ ہذا (۲۰ اگست والا) ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک رونق افزائے امرتسر ہو جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ"

اس کے مطابق ۱۹ اگست کو جناب مولانا صاحب کا کراچی سے تار پہنچا کہ انشاء اللہ ہم ۲۰ تاریخ کو کراچی لاہور میل پر لاہور پہنچینگے"

سو خاکسار ۲۰ تاریخ کو جمعہ کی نماز پڑھکر سیالکوٹ سے سوار ہو کر سات بجے شام کے لاہور پہنچا۔ اگرچہ لاہور میں حضرت مولانا کی آمد کی عام خبر نہ ہو سکی تھی۔ پھر بھی اندرون شہر کے مختلف محلوں اور بیرون شہر کے مختلف علاقوں سے کثیر التعداد اصحاب اسٹیشن پر آپ کے استقبال کو آ گئے تھے اُدھر سے بہت سے احباب امرتسر بھی لاہور پہنچ گئے تھے سب احباب کو خاکسار نے پلیٹ فارم پر ایک صف میں کھڑا کر دیا تھا۔ سب کی نگاہ گاڑی کی طرف لگ رہی تھی گاڑی کے آنے پر سب نے بیک آواز نعرۂ تکبیر کہا۔ حضرت مولانا صاحب آرام سے گاڑی سے اُترے۔ اور نہایت تپاک سے احباب سے معانقہ و مصافحہ کیا۔

پھر دعا کی گئی جو سفرِ حج سے واپس آنے پر مسنون ہے۔

لاہور کے منشی فضلدین محمد حسین صاحب سوداگران جرمن سلور حجاج اور مہمانانِ امرتسر کے لئے کھانا تیار کر کے لائے تھے۔ سب نے بہت خوشی سے ملکر کھایا۔ امرتسر کی گاڑی چھوٹنے پر احباب لاہور نے الوداعی نعرۂ تکبیر کہا اور خوشاں و فرحاں دونوں جماعتوں (امرتسری اور لاہوری) نے اپنی اپنی راہ لی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

گیارہ بجے شب کے گاڑی امرتسر پہنچی تو ملاقاتیوں کا اسقدر ہجوم تھا کہ امرتسر کا پلیٹ فارم باوجود اپنی طوالت کے حاضرین کے لئے کافی نہ ہو سکا۔ پلیٹ فارم کے سامنے انٹر کلاس کا مسافر خانہ جو ایک بہت بڑا وسیع ہال ہے۔ وہ بھی اور پلیٹ فارم بھی حاضرین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ حالانکہ آدھی رات کا وقت تھا۔ اور اس روز امرتسر میں کئی گھنٹے تک بہت بارش ہو چکی تھی۔ ہر ایک زائر، پروانہ وار اُس شمعِ علم و فضل پر گرنے میں مسابقت کرنا چاہتا تھا۔ کسی کے استقبال کے لئے اتنا اشتیاق دنیا کی میں نے کبھی کم دیکھا۔ جہاں میں امرتسریوں کی اس پرجوش تپاک کی تعریف کرتا ہوں وہاں بنظر اصلاح اس امر کی شکائیت سے بھی نہیں رہ سکتا کہ انسان کو اپنے دلی جذبات کے اظہار میں عقل و انسانیت کے ماتحت رہنا چاہئیے۔ ورنہ عقل و تہذیب بالکل بے معنے الفاظ رہ جائینگے۔ دیکھیے ہم ہر روز پانچ وقت جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اسمیں امام کی تکبیر پر کس طرح امام کی اقتداء کرتے ہیں۔ اور وہ نظارہ کیسا بھلا اور با اثر لگتا ہے۔ جنگی فوجوں کو دیکھئے کہ وہ کس طرح اپنے افسر کے اشارہ پر دائیں بائیں آگے پیچھے نہایت سُرعت اور ترتیب سے گردش کر جاتی ہیں۔ اس طرح اگر اصحاب امرتسر جو اس سے پیشتر کئی دفعہ بہت سے قومی لیڈروں اور علماء کا استقبال کرنے میں مشاق ہو چکے ہیں باقاعدہ صف بندی کرتے تو انسانی اور اسلامی تہذیب بھی ثابت ہوتی اور حضرت مولانا المکرم سے لاہور کے اسٹیشن کی طرح سب سے بآرام و سہولت ملاقات بھی ہو جاتی ∗

غالباً وہ وفورِ اشتیاق کے سبب اپنے جذبات کو روک نہیں سکے۔ اور انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ اپنے جذباتِ شوق کا ثبوت اس کے بغیر نہیں دے سکتے کہ پروانہ وار اُس شمعِ محبت پر گر پڑیں۔ جزاہم اللہ

ہجوم کی اس کثرت کے سبب حضرت مولانا صاحب کیا کوئی آدمی بھی اپنی حرکت ارادی سے ایک قدم بھی نہیں چل سکتا تھا۔ ایک دوسرے کی دھکیل پیل سے ہر شخص اُلٹے سیدھے پاؤں پھاٹک کی طرف گرتا پڑتا جا رہا تھا۔ لیکن ہر ایک کی نظر اُسی محبوب نظر کی طرف لگ رہی تھی بعد مشکل پلیٹ فارم سے مسافر خانہ تک اور پھر باہر کے دروازہ تک پہنچے۔ سابقاً گاڑی ہی میں بیٹھے بیٹھے بعض احباب نے یہ مشورہ دیا تھا کہ حضرت مولانا صاحب معہ دوستوں کے ہمراہ پیدل چلکر شہر میں وارد ہوں۔ لیکن صورتِ حال کو دیکھکر خاکسار نے سمجھا کہ لوگ چلنے نہیں دینگے اور اسی طرح شہر تک پہنچنے میں رات گذر جائیگی۔ لہذا حضرت مولانا صاحب کو معہ چند دوستوں کے ایک ٹانگے پر سوار کر دیا۔ مولانا المکرم نے ٹانگے پر کھڑے ہو کر حاضرین کے شدتِ اشتیاق اور پرجوش استقبال کا شکریہ ادا کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دیا کہ آپ صاحبان تھوڑے سے وقت کے لئے ایک مہمان کے تھوڑے سے مجمع کا انتظام نہیں کر سکتے اسی سے اندازہ کر لیجئے کہ سلطان ابن سعود (اعزہ اللہ نصرہ) کو کتنا کچھ حاجیوں کے انتظام میں کتنی مشکلیں پیش آتی ہونگی۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور شہر کو روانہ ہوئے۔ بعض دوسرے لوگ بھی اور ٹانگوں پر سوار ہو کر اکثر پیادہ ٹانگے کے ساتھ ساتھ چلے۔ ٹانگے کی رفتار پیدل آدمیوں کی رفتار کے انداز پر رکھی گئی اور حضرت مولانا مدظلہ بخیر و عافیت شہر میں وارد ہوئے۔

اے آمدنت باعث خوشنودے ما۔

چوک لوہگڑہ میں پہنچکر پھر دعا کی گئی۔ اور وہاں سے چوک بھائی میں جو حضرت مولانا صاحب کے مکان کے سامنے ہے پہنچے۔ وہاں پر مولوی صاحب نے مختصر الفاظ میں بعض اُن غلط بیانیوں کی تردید کی۔ جو بعض ہندی اخباروں نے سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) کے متعلق مشہور کی ہوئی ہیں۔ اور بیان کیا کہ قبروں کے مسمار کرنے اور انکو زمین کے برابر کرنے کی جسقدر غلط افواہیں مشہور کی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ سب قبریں بدستور قائم ہیں۔ ہاں البتہ وہ قبہ جات جہاں سجدے ہوتے تھے۔ اور غیر اللہ کی پرستش ہوتی تھی۔ انکو گرایا گیا ہے اور بس۔ اسکے بعد ... بول بالا ہو یہی دعا نکلتی اور اکثر ...

AsliAhleSunnet.com

قطعہ تاریخ زیارت حرمین مولانا ابوالوفاؔ

از مولوی ابوالنعمان عبدالرحمن صاحب ساکن مئو ضلع گوڑگانواں

باللہ ذلک الحج من فضل اللہ

۶ ۱۹ ۲۶

حمامۃ مکۃ جاءت ببشری
بفضل اللہ حج ابوالوفاء
بقلب مدینۃ ارخت ھذا
وزاد دیار خیر الانبیاء

۱۳ ھ ۴۴

ھو الرحمن دانا عبدہ ابوالنعمان یتوب اللہ عنہ

۱۳ ھ ۴۴

قطعہ تاریخ سفر حج حضرت مولانا

از مولوی محمد شریف صاحب فخر مقیم سنگی مسجد پٹنہ

ثناء اللہ از لطف خداوند | شد از بہر حج بیت اللہ بمکہ
زمن سال سفر خوش فخر گفتا | بحج رفتہ ثناء اللہ بمکہ

۱۳ ھ ۴۴

قطعہ تاریخ مراجعت از سفر حج مولانا صاحب

از مولوی محمد شریف صاحب فخر مقیم سنگی مسجد پٹنہ

ثناء اللہ از فضل الٰہی | چو از راہ دراز آمد شگفتہ
پس از حج و زیارت شاد و خرم | مسافر از حجاز آمد شگفتہ
بہ پیش دوستان احباب و اقران | بہ پائیں از حجاز آمد شگفتہ
بحمد اللہ سریک یار و برادر | حضور ش با نیاز آمد شگفتہ
چہ خوش تاریخ آمد فخر گفتا | زبیت اللہ باز آمد شگفتہ

۱۳ ھ ۴۵

لہ مولوی عبدالرحمن ابوالنعمان صاحب نے اپنا نام بھی مادہ تاریخ میں ظاہر کیا ہے۔ ۱۲ میر سیالکوٹی

لہ خدا کی قدرت ہے کہ کبھی وہ وقت تھا کہ اسی مسجد سنگی پٹنہ سے مولوی عظیم کریم صاحب حنفی نا شیعہ کی طرف سے جماعت اہلحدیث خصوصاً امام الائمہ امام بخاری کی شان میں جا بجا بڑے بڑے بھاری پتھر پھینکے جاتے تھے۔ اور اب اسی مسجد سے سردار اہلحدیث پر مبارکباد کے پھول نچھاور کئے جاتے ہیں۔ سچ ہے۔ یقلب اللہ اللیل والنہار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار (نور پ ۱۸) ۱۲ میر سیالکوٹی۔

لہ یہاں فخر صاحب نے اور لفظ لکھا تھا جو کسی مصلحت سے آپ کے لفظ آمد سے بدل دیا ہے۔ یہاں لفظ معدد آمد کا عدد ہو اور لفظ تاریخ کا معنا ایسے ہی ہے۔ میر سیالکوٹی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ازالہ حیثیت عرفی کا ایک دلچسپ مقدمہ

اخبارات کی ذمہ داری

حال ہی میں لاہور ہائی کورٹ نے ازالہ حیثیت عرفی کے ایک مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ کیا۔ جو اپنی نوعیت میں قانونی نکتہ خیال سے دلچسپ ہے۔ اس مقدمہ میں سنٹرل جیل لاہور کا ایک داروغہ مدعی تھا جس نے اخبار پردیسی خالصہ کے ایک مالک اور پرنٹر پر مبلغ پانچہزار ایک سو روپیہ بطور ہرجانہ کے اس بنا پر نالش دائر کی تھی کہ انہوں نے اخبار مذکور میں ایک ہتک آمیز مضمون شائع کیا۔ مضمون میں داروغہ مذکور پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے دو سکھ قیدیوں پر جو سنٹرل جیل لاہور میں محبوس تھے وحشیانہ سلوک کیا۔ صفائی کی طرف سے یہ عذر پیش کیا گیا کہ الزام صحیح تھا اور واقعی اصلیت پر مبنی تھا۔ ابتدائی عدالت نے مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ کیا۔ اور مقدمہ خارج کر دیا۔ اپیل کرنے پر ابتدائی عدالت کا فیصلہ بدل دیا گیا۔ اور مدعی کے حق میں مبلغ دو ہزار روپے کی ڈگری دی گئی۔ کل شہادت ملاحظہ کرنے کے بعد فاضل ججان نے یہ قرار دیا کہ کوئی جیوری معقولیت سے اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتی کہ اخبار میں جو بیان شائع کیا گیا ہے۔ وہ سچا ثابت ہو چکا ہے۔ نیز ایسے معاملات میں بار ثبوت اور اخبار نویسوں کی ذمہ داری کے متعلق فاضل ججان نے مندرجہ ذیل اہم رائے کا اظہار فرمایا:۔

"یہ امر قابل غور ہے کہ جب کوئی اخبار ایک ہتک آمیز بیان کے دوران میں کسی شخص پر کسی ایسی حرکت کے مرتکب ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ جس کی بنا پر اگر وہ درست ہو تو شخص مذکور پر فوجداری مقدمہ چلایا جا سکے اور بعد ازاں اخبار مذکور اس الزام کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو لازم ہے کہ امور متعلقہ الزام کو اسی درجہ صحت تک ثابت کرے۔ جو ایک ایسے استغاثہ کے لئے جو الزام مذکور کی بنا پر دائر کیا جائے ضروری ہو۔ یا بالفاظ دیگر اگر اس قسم کے ہتک عزت کے مقدمہ میں مدعی پر کسی ایسی حرکت کے ارتکاب کا الزام لگایا جائے جس کی بنا پر اس کے خلاف فوجداری استغاثہ دائر کیا جا سکے تو ان الزامات کی صداقت کے متعلق جن کی شکایت کی گئی ہو۔ اگر کوئی شبہ ہو۔ تو اس شبہ کا فائدہ مدعی علیہ کو نہیں بلکہ مدعی کو ملنا چاہئے"۔

اس سے آگے چلکر فاضل ججان لکھتے ہیں کہ:۔

"ایک اخبار نویس کا یہ فرض ہے کہ وہ صرف ایسی حکایات شائع کرے جن کے متعلق اطمینان ہو کہ یہ صحیح ہیں۔ اگر وہ ایسی حکایات شائع کرتا ہے جنکی نوعیت ہتک آمیز ہے اور جو صحیح نہیں ہیں تو اس کو نتائج اس کے بھگتنے پڑینگے۔ ایک اخبار نویس جو کسی شخص کے متعلق کوئی بیان شائع کرتا ہے قانون کی نظر میں بعینہ وہی حیثیت رکھتا ہے جو کسی دوسرے شخص کی ہے اسے کوئی خاص استحقاق حاصل نہیں ہے کہ وہ جو چاہے لکھ دے بلکہ اسکے برعکس بلحاظ اسباب اس کی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ جھوٹے بیانات شائع نہ کرے اس کی ایک سادہ دلیل یہ ہے کہ عام افراد کے اقوال کی نسبت اخبار نویس کے اقوال (یعنی تحریرات) کا حلقہ اشاعت بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور غالباً انکے چھاپے جانے کی وجہ سے جاہل لوگ ان پر زیادہ یقین کر لیتے ہیں"۔

ضلع کانگڑہ میں تعلیمی ترقی

ضلع کانگڑہ نے گزشتہ چند سالوں سے تعلیمی میدان میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔ ضلع مذکور میں پہلے صرف ایک ہائی سکول دو اینگلو ورنیکلر مڈل سکول تین ورنیکلر مڈل سکول اور چند پرائمری سکول تھے۔ لیکن اسوقت ایک کالج نو ہائی سکول ۱۵ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول بیس ورنیکلر مڈل سکول اور ۴۶ لوئر مڈل اور ۲۲۹ پرائمری سکول ہیں جن میں ۲۴ ہزار سے زیادہ طلباء زیر تعلیم ہیں سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء میں ضلع کانگڑہ کا تعلیمی خرچ جو ڈسٹرکٹ بورڈ کی وساطت سے ہوا ۳۳۷۰۷ روپیہ ہے جن میں سے ۲۶۹۷۸۱ روپیہ گورنمنٹ نے عطا کئے۔ ضلع مذکور میں بالغ اشخاص کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ دیہاتی علاقوں میں عام لوگوں کے لئے کتبخانے کھولے گئے ہیں۔ دیہاتی مجلسیں (کلبیں) جاری کی گئی ہیں اور جا بجا متحرک تصاویر کے ذریعہ حفظان صحت اور دیگر اہم مضامین پر لیکچر دئے جاتے ہیں۔ حال میں ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع کانگڑہ نے موضع پیرول تحصیل پالم پور میں ڈسٹرکٹ بورڈ ورنیکلر مڈل سکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس تقریب پر ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اور دیگر سرکاری حکام اور غیر سرکاری

متفرقات

دوستوں سے گلہ

خریداران "اہلحدیث" پر سخت افسوس آتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تین تین دفعہ اطلاع دینے پر بھی اُن کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ جن اصحاب کی قیمت جس ماہ میں ختم ہوتی ہے اس ماہ کے پہلے ہفتہ ہم اخبار میں زیر عنوان "حساب دوستاں در دل" (متفرقات کے صفحہ میں) اُن کا نمبر اور اطلاع بھیجدیتے ہیں۔ پھر تمام ماہ انتظار کرکے آخری ہفتہ اُن شخصوں کے نام ویلیو کرتے ہیں، جن کا نہ منی آرڈر آتا ہے اور نہ انکاری خط۔ باوجود اتنی اطلاع دہی اور کوشش کے بھی جتنے ویلیو کئے جاتے ہیں اُس میں سے نصف کے قریب واپس آجاتے ہیں۔ جس سے فی پرچہ ۲۰؍ کا نقصان دفتر کو پہنچتا ہے۔ مگر ہمارے مہربان دو پیسے کا کارڈ ڈالکر ہمیں اطلاع نہیں دے سکتے۔ افسوس!

اب خریداران اپنی مشورہ مبارک سے ہمیں اطلاع دیں کہ کونسا طریقہ استعمال کیا جائے جس سے دفتر ہر ماہ بیس (۲۰) پچیس (۲۵) روپے کے نقصان سے نجات پا سکے۔ امید ہے کہ معاونین ضرور توجہ فرماکر کوئی مناسب صورت تجویز فرمائینگے۔

جواب کا منتظر

"عطاء اللہ"

موتمر اصلاح المسلمین

ڈاکٹر کچلو صاحب کی تجویز مصالحت کو بلا استثنا تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے مقتدر حضرات نے پسند فرمایا ہے اسوقت تک حکیم اجمل خان صاحب، ڈاکٹر انصاری صاحب، سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب۔ مولانا ظفر علی خان صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔ سر رحیم بخش صاحب۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ سید حبیب صاحب۔ مولانا مظہر الدین صاحب۔ مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب۔ علامہ عبد اللہ یوسف علی صاحب۔ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ مولانا محمد احمد صاحب ناظم دیوبند۔ مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب۔ سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری شریف۔ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی کنور عبد الوہاب خان صاحب کی طرف سے تائیدی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر کچلو صاحب نے ان تمام مکتوبات کو ڈاکٹر انصاری صاحب کی خدمت میں بھیجکر استدعا کی ہے کہ آپ دہلی میں مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ اسی سلسلے میں ڈاکٹر کچلو صاحب ۱۹ اگست کو خود دہلی تشریف لے گئے ہیں تاکہ دہلی کے اکابر سے ملکر زیر بحث تجاویز کو آخری منزل تک پہنچائیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر انصاری صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ توقع ہے کہ جناب حکیم اجمل خان صاحب اور مولانا آزاد صاحب بھی وفود سے ملنے کے کیلئے انہی ایام میں دہلی تشریف لائینگے۔

(قریشی)

درخواست اخبار

میں ایک نادار مفلس اہل حدیث طالب علم ہوں اور مجھ کو اخبار اہلحدیث دیکھنے کا بہت شوق ہے اور اخبار اہلحدیث منگانے سے مجبور ہوں کوئی شخص میرے نام سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری کراوے تو اللہ سے اجر جزیل حاصل کرے۔

(ابو العظیم عبد الحلیم مظفر پوری متعلم مدرسہ احمدیہ دار الحدیث دربھنگہ محلہ بلوا گنج)

مدرسہ دار الحدیث حقانیہ کا قیام

نہایت مسرت کا مقام ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے جس چیز کی مدت سے خواہش تھی وہ انجام کو پہنچی۔ پس جو طالب علم کتاب وسنت کے علاوہ صرف ونحو وتفسیر وفقہ واصول فقہ وابتدائی کتب منطق ومعانی وادب پڑھنا چاہیں وہ جلد از جلد اس پتہ پر تشریف لادیں طعام وقیام کا بندوبست مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

(مولوی ابو نذیر عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ دار الحدیث حقانیہ چک ۲۳ موضع بھومیوال ڈاکخانہ پتوکی الائن ملتان) ضلع لاہور)

صحیفہ اہل توحید

جناب مولوی عبد العلی صاحب مدرس اول مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم کی میری دروازہ دہلی کے زیر اہتمام ایک ماہواری رسالہ صحیفہ اہل توحید دہلی سے جاری ہوا ہے۔ جس میں علاوہ دلچسپ مذہبی مضامین اور مسائل کے دو ایک صفحہ عربی مضمون کیلئے مخصوص ہونگے جن سے شائقین کو عربی بولنے کی مہارت ہوتی رہیگی۔ قیمت سالانہ ١۲

ضرورت مدرس

ایک مدرس اہلحدیث کی جو ایک اہل حدیث کو بخاری ومسلم شریف پڑھا سکے اور صرف ونحو سے بھی ماہر ہو۔ چڑانوالہ کے قریب ایک چک میں ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت پتہ ذیل پر کیا جاوے۔

(سعادت علی جنرل مرچنٹ امرتسر کٹڑہ گھنیاں)

یادرفتگان

جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مرحوم کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ رحمہا اللہ۔

ایضاً:- ہمارے دوست ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب کا صاحبزادہ بعمر تخمیناً تیرہ چودہ سال قریباً ۳ ماہ بعارضہ بخار بیمار رہکر ۲۲ - اگست کو والدین واقرباء کو داغ مفارقت دے گیا۔ ڈاکٹر صاحب کا یہی اکلوتا فرزند تھا۔ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل مرحمت کرے۔

دفع بہتان

میں نے سفر حج سے واپس آکر ۲۳ - اگست کو اخبار "سیاست" مورخہ ۲۱ - اگست صفحہ ۲ کالم اول دیکھا جسمیں ایک حاجی نامہ نگار کے الفاظ یوں درج ہیں۔ "مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے عقیدے کا صاف اظہار کردیا۔ اور کہدیا کہ قبے سومنات کے بت ہیں۔ اگر ابن سعود قبہ خضراء مدینہ (روضہ نبویہ) کو مسمار کرے تو اسکی غلطی ہے۔ میں کارخیر میں سب سے پہلے اپنا ہاتھ لگاؤنگا:"

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے اس تحریر سے رنج ہوتا کیونکہ آجکل دروغ بافی کا طوفان بے تمیزی ہے مگر ایک حاجی کے مضمون میں یہ غلط بیانی باعث حیرت ضرور ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے یہ عقیدہ کبھی ظاہر نہیں کیا۔ نہ ایسی کوئی مجلس ہوئی جسمیں ایسا ذکر آیا ہو۔ واللہ علی ما اقول شہید۔

اعلان عام چونکہ حضرت مولانا المکرم مولوی ثناء اللہ صاحب سفر حج سے بخیریت واپس آگئے ہیں۔ اسلئے مضمون نگار ...

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

سلطان ابن سعود اور فرانس کی گفت و شنید

ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار مقیم بغداد لکھتا ہے کہ حکومت فرانس اور سلطان ابن سعود کے مابین سیاسی تعلقات قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حال میں ایک فرانسیسی نائندہ حجاز بدیں غرض گیا تھا۔ سلطان کے طبیب خاص نائندہ مذکور کے ساتھ تھے جو حال میں پیرس ہو آئے ہیں۔

نامہ نگار کا خیال ہے کہ فرانس اور سلطان نجد و شاہ حجاز کے مابین تعلقات قائم ہو جانے سے برطانیہ کے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہو جائینگی۔

الجزائر میں ہمدردان ریف پر سختیاں

الجزائر سے جو خطوط ہمیں وصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ممتاز عالم اور لیڈر سید عمر بن قنفراش پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ انہوں نے مصیبت زدگان ریف کیلئے چندہ جمع کیا تھا۔ اور انہیں پانچ سال کی سزا دی گئی۔ اس فیصلہ پر اہل جزائر میں سخت ہیجان برپا ہو گیا۔ کیونکہ مصیبت زدگان ریف کی اعانت کو سنگدل فرانسیسیوں کے سوا اور کوئی جرم نہیں سمجھتا۔

جبل الدروز کے تاریخی آثار کی چوری

قاہرہ کے صحیفہ اطلاعات شام نے یہ خبر شائع کی ہے کہ فرانسیسی حکومت نے جبل الدروز کے عجائب خانہ سے تمام تاریخی آثار نکال کر پیرس بھیجدئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فرانسیسی حکومت کو دروزیوں سے اندیشہ تھا کہ وہ ان آثار کو ضائع نہ کر دیں۔

ریف کے نئے امیر کی فتوحات

مغرب اقصیٰ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ریف کے نئے امیر مولائی احمد البقار نے شہر طیطوان پر پھر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں سے ہسپانی اور فرانسیسی فوجیں سخت نقصان اٹھا کر بھاگ گئی ہیں۔

فسادات دہلی کے مقدمات

فسادات بقر عید کے سلسلہ میں گذشتہ ماہ جون میں ایک سو چالیس آدمی گرفتار کئے گئے تھے۔ اور یہ سب ضمانت پر رہا تھے۔ پولیس نے ان کے خلاف چالان مکمل کر لئے ہیں اور انہیں ۲۷۔ اگست کو مسٹر آئی۔ ایس۔ لیوس اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں طلب کیا جائیگا۔

شاہ ایران کی عدل گستری

شاہ ایران خراسان کے دورہ سے واپس آگئے۔ آپ نے وہاں پہنچکر مشرقی افواج کے کمانڈر انچیف کی گرفتاری کا حکم دیدیا تھا۔ کیونکہ ان پر ظلم اور رشوت ستانی کا الزام تھا۔

ترکی افواج میدان جنگ میں

مصری معاصر "البلاغ" جریدہ "وقت" کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ترکی کے محکمہ فوجی کی طرف سے جنوبی شامی سرحد کے فوجی حکام کے نام احکام صادر ہوئے تھے کہ مرعش۔ عرفہ اور بیرجک کے قصبات پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ ان احکام کی تعمیل میں سرحد کے فوجی حکام نے ان مقامات پر قبضہ کرنے کیلئے فوجی دستے روانہ کئے تو وہاں کے لوگوں نے بڑے تپاک کے ساتھ ترکی فوجوں کا خیر مقدم کیا۔

کیا جمہوریت ترکی خطرہ میں ہے؟

بیان کیا جاتا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے فرانسیسی گورنمنٹ سے استمزاج کیا ہے کہ اگر وہ ترکی میں اپنی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو آیا حکومت فرانس انہیں سلطان تسلیم کریگی۔ کہا جاتا ہے کہ کمال پاشا جمہوریت کو تحس نحس کر کے اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اذان سے دیوتا ناراض ہوتے ہیں

ایک شخص فیروز کی طرف سے چند ہندوؤں کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا ہے کہ انہوں نے جب کہ جامع مسجد میں اذان دے رہا تھا اسے آکر پکڑا اور کہا کہ اذان نہ دو کیونکہ اس سے ہمارے دیوتا ناراض ہوتے ہیں مستغیث نے ان کی پرواہ نہ کی اور اذان دیتا رہا۔ اس کا بیان ہے کہ شام کو وہ ہندو مسجد میں آئے اور مسجد کی دیواریں اور چھت گرا گئے۔ مجسٹریٹ نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ معاملہ کی پوری پوری تحقیقات کی جائے۔

مکہ سے ترکی نمائندہ کی مراجعت

ادیب ثروت بک جو موتمر مکہ میں ترکی کی طرف سے نمائندہ ہو کر شامل ہوئے تھے، واپس پہنچگئے ہیں۔ اخباروں کے نمائندوں سے انہوں نے وہاں کے حالات بیان کرتے ہوئے موتمر کی کامیابی پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس موتمر نے اخوت اسلامی کو دوبارہ قائم کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ ترکی کو بھی شرکت موتمر سے ایک بہت بڑا فائدہ ملا ہے وہ یہ کہ اسکے دشمنوں نے جو اس پر لامذہبیت کا الزام لگا رکھا تھا اس کا اچھی طرح سدباب ہو گیا۔ سلطان ابن سعود نے جو ایک زیرک حکمران ہیں حجاز میں امن و امان قائم کر کے مسلمانوں کی بڑی خدمت کی ہے۔ وہ غازی پاشا کے بڑے مداح اور عقیدت مند ہیں۔

آخر میں ادیب ثروت بک نے یہ خیال ظاہر کیا کہ موتمر کا اجلاس ہر سال مکہ معظمہ میں ضرور ہونا چاہیئے سلطان ابن سعود نے ادیب بک کو ایک مرصع تلوار بطور ہدیہ دی ہے۔

ریاست کوٹہ میں نیا قانون

مہاراجہ صاحب کوٹہ نے اپنی ریاست میں ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کی موجودگی میں کوئی بیس سال سے کم عمر کی عورت اپنا پیدائشی مذہب تبدیل نہیں کریگی اور ہر شخص کو تبدیل مذہب کے متعلق مجسٹریٹ سے سرٹیفکٹ حاصل کرنا پڑیگا۔

دریائے سندھ میں طغیانی

دریائے سندھ میں طغیانی کے باعث ضلع کراچی کے ایک گاؤں منجھنڈا کے بہہ جانے کا احتمال ہے اس گاؤں کا بہت سا رقبہ زیر آب ہو چکا ہے۔

ترکی علماء کی ٹوپی

ان علماء کیلئے جو لباس علمی پہننے کی قانوناً صلاحیت رکھتے ہیں، ترکی میں ایک نیا سرپوش علمی تیار کیا گیا ہے یہ ایک کتھئی رنگ کی ٹوپی ہے جس میں پھندنا نہ ہوگا۔

پنڈت مدن موہن مالوی

کے خلاف کے کارروائی کے سلسلہ میں جو ڈیپوٹیشن ہز اکسیلنسی وائسرائے بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا تھا انھیں کسی مسلمان نے شرکت نہیں کی۔

AsliAhleSunnet.com

تندرستی ہزار نعمت ہے ✤ چند بے خطا ادویات

نسیاً منسیاً
جبکہ کھانے سے درد سر غائب ۳۲ خوراک ایکروپیہ

دافع درد گردہ
درد گردہ اور درد کمر کو بہت جلد آرام دینے والی دوا فی شیشی دو روپیہ

پتھری توڑ
بلا اپریشن پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے ذریعہ بہہ جاتی ہے فی شیشی دو روپیہ

قبض کشا
دو گولیاں رات کو کھانے سے صبح اجابت با فراغت - فی شیشی ایکروپیہ

تریاق سوزاک
شدید سوزاک کو ہفتہ بھر میں آرام - فی شیشی عـ۸ دو روپیہ

اکسیر آتشک
ہفتہ عشرہ میں آتشک کو آرام - قیمت تین روپے

دافع مرگی
مرگی کو دور کرنے والی بہترین دوا فی شیشی دو روپیہ

دوائے دمہ
دمہ کو دور کرنے والی دوا فی شیشی دو روپیہ

خون بند
منہ کے راستہ چھاتی سے خون آنے کو روکتی ہے - فی شیشی ایکروپیہ

اسہال بند
ہر قسم کے دست بند کرنے والی دوا - فی شیشی ایکروپیہ

دافع ناسور
پرانے ناسور کی بہترین دوا فی شیشی ایکروپیہ

طلائے درد سر
بطور طلا پیشانی پر لگانے سے درد سر کو آرام ہو - فی شیشی ایکروپیہ

سلاجیت خالص
(بڑھاپے کی جوانی) دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح
پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ
بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور مرگ کا زہر مفید ہے - بدن کو
فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی
طاقت دیتی ہے - لڑکے یا گھڑی ہے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے
درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے - قوت
کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی ہے سرعت احتلام اور جریان کو دور
کرتی ہے - جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی سی قوت
بحال رہتی ہے - مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی
ہے - ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - قیمت فی چھٹانک
عـ۳ نصف پاؤ عـ۸ پاؤ عـ۱۶ نصف سیر عـ۳۲ ایک سیر ؎
نتے محصولڈاک خرچ وغیرہ خریدار کے ذمہ محصول علاوہ -

مفرح سلاجیت } کے فوائد اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں
قیمت فی اونس عـ۱۲ محصولڈاک

زبردست شہادت } جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی
روانہ فرما کر ممنون فرمائیں - آپکی سلاجیت
تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانوں
والوں کی سلاجیت سنہ جہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد جوڑوں میں اکسیر کا
حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے -
(۷ ۲۴/۳ ۶) محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور

تازہ ترین شہادت } عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج
دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے تھے
اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور
پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت سے بہت فائدہ کر نیوالی چیز ہے ایک چھٹانک
اور روانہ کریں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر
آرام نہیں پایا - بجائے کی دوائی سے بہت آرام ہوا - خدا وند کریم آپکو خوش
رکھے اور دواخانہ بہت ترقی کرے (۲۷ ۲۵/۷ ۲۶) شاہ محمد ٹرانسپورٹ نرسنگ بنگلہ ضلع ...

جنوب قوت
قوت باہ کے لیے بے مثل گولیاں فی شیشی عـ۲ دو روپیہ

طلائے طاقت
طاقت مردمی کو بڑھانے اور پٹھوں کی کمزوری کو دور کرنیوالا فی شیشی ایکروپیہ

ماسک البول
سلسل البول کی روک فی شیشی ایکروپیہ عـ۸

مانع سرعت
رقت - سرعت احتلام جریان دور - فی شیشی ایکروپیہ

جنوب بواسیر خونی
خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید گولیاں - فی شیشی عـ۸

جنوب بواسیر بادی
یہی بواسیر کو دور کرنے والی گولیاں - فی شیشی ایکروپیہ

ضماد بواسیر
۳ روز تک مسوں پر لگانے سے بلا تکلیف گر جاتے ہیں - دو روپیہ

جنوب طحال
تاپ تلی کو دور کرنیوالی گولیاں - ایکروپیہ

حیض کشا
بند شدہ حیض کو جاری کرنے والی قابل قدر دوا - فی شیشی عـ۸

کالی کھانسی
کالی کھانسی کو دور کرنے والی دوا - فی شیشی عـ۸ ایکروپیہ

روغن مسہل
جتنے قطرے کھا دئے اتنے ہی دست آئینگے - فی شیشی ایکروپیہ

شیاف چشم
آشوب چشم - درد - خارش - اور آنکھوں کی سرخی کیلئے بے نظیر - فی شیشی ایکروپیہ

نوٹ :- (۱) پانچ روپیہ کی ادویات کے یکمشت خریدار کو ایکروپیہ کی رعایت دیجائیگی (۲) ادویات کا محصول وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا
(۳) طلب کرنے پر دوسری بیماریوں کی ادویات بھی تیار کر کے ارسال کی جاتی ہیں

تمام دوائیں اس پتہ سے منگوائیے } حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی - محلہ قلعہ - بر سر کوچہ ... امرتسر

AsliAhleSunnet.com

شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ کی عربی تصانیف کا اردو زبان میں
نادر سلسلۂ تراجم

اسوۂ حسنہ:- ترجمہ ہدی الرسول اختصار زاد المعاد فی ہدی خیر العباد صلعم (لابن قیم) مترجمہ مولوی عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری پر نہایت مستقل اور مستند کتاب ہے۔ قیمت بلا جلد ۶؍ مجلد ۸؍

کتاب الوسیلہ:- ترجمہ کتاب التوسل والوسیلہ (لابن تیمیہ) مترجمہ مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ اکثر صوفیا و علماء آیت "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" سے پیر کی ضرورت کا استدلال کرتے ہیں۔ حضرت امام حقائق قرآن و معارف حدیث کی روشنی سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعت کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی حقیقی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم مردہ مخلوق سے استمداد اُنکی کرامات و خرق عادات و واقعات کی کیا حقیقت ہے؟ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اُسکی زیارت کے کیا آداب ہیں؟ اور اسی ضمن میں صحابہؓ تابعینؒ اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ افعال و اعمال کی بیخکنی کا مصالحہ بھی بہم پہنچایا ہے۔ بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۲؍ مجلد ۱؍

اصحاب صفہ:- امام ابن تیمیہ کے اسی نام کے رسالہ کا اردو ترجمہ۔ از مولوی عبد الرزاق۔ قیمت ۱۰؍

العروۃ الوثقیٰ:- ترجمہ الواسطہ بین الخلق والحق (لابن تیمیہ) قیمت ۲؍

تفسیر سورہ الکوثر:- مترجمہ مولوی عبد الرزاق (ندوی) ۴؍

سیرۃ امام ابن تیمیہ:- مؤلفہ چودھری غلام رسول مہر بی-اے چیف اڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔ قیمت ۹؍

مجذوب:- مترجمہ مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ۴؍

تفسیر سورہ اخلاص:- یعنی قل ھو اللہ احد کی بہترین تفسیر (لابن تیمیہ) صفحہ ۳۰۰ قیمت ۱۲؍ مجلد ۱؍۔ بندگی ۶؍ الوصیۃ الکبریٰ ۸؍ الوصیۃ الصغریٰ ۴؍ العقیدۃ الواسطیہ ۲؍ درجات الیقین ۲؍ زیارۃ القبور ۹؍ تفسیر سورہ فلق والناس ۹؍ علاوہ ازیں ہر قسم کی عربی و انگریزی کتابیں مطبوعہ مصر و استنبول، بیروت، یورپ اور ہندوغیرہ ہماری معرفت مل سکتی ہیں۔ فہرست عربی یا اردو طلب فرمائیں۔

الہلال بک ایجنسی حلقہ ۲۴ شیرانوالہ دروازہ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

۳/۲

نارتھ ویسٹرن ریلوے سے مندرجہ ذیل آہنی ٹکڑوں اور متفرق سامان کی خرید کے لئے سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔

ہلکے اور بھاری ڈبلیو۔ آئی ٹکڑے۔ مشتمل بر پلیٹ اور چوڑے ٹکڑے۔ کونڈے۔ نالیاں۔ آہنی جنگلے کے ستون مع بیندے (پرانے حوض۔ مختلف سائز کے آہنی گول شہتیر اور بڑی نالیاں۔ ریل کی پٹریاں مختلف لمبائی اور حصوں کی۔ جوڑوں کے حصے۔ کار آمد نرم آہنی ½ انچ مربع ٹکڑے۔ اور پرانے آہنی رسّے۔ کار آمد ۲ فٹ چوڑے کوئلے کے ٹھیلے۔ جو کہ ۳ فٹ ۴ انچ لمبے۔ ۲ فٹ ۴ انچ چوڑے اور ۲ فٹ اونچے مع چوکھٹے۔ پہیے اور دُھرے۔ فالتو ٹوٹے حصے۔ اور فالتو چوبی حصے۔ پہیے اور دوسرے حصے۔ سفری آہنی پانی کے حوض۔ مختلف سائز اور اقسام کے چوبی دستے۔ کار آمد آہنی کلہاڑے۔ (نئے ڈیوس بائیز سیفٹی آئل لیمپ)

ٹائپ کی مشین جو کہ کار آمد نہیں۔ مختلف چوبی سلیپر۔ تختے اور چھوٹے ٹکڑے۔ چوبی شہتیر چوبی دروازے اور چوکھٹیں مختلف سائز کی۔ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی اشیاء جن کی تفصیل درج نہیں ہو سکتی۔ اور جو کہ مغلپورہ سٹور ڈیپو لاہور میں موجود ہیں۔

ٹنڈر صاحب کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جہاں کہ وہ دوسرے دن ۲ بجے بعد دوپہر ٹنڈر دینے والوں کی موجودگی میں (جو کہ حاضر ہونگے) کھولے جائینگے۔

ٹنڈر کے فارم پر فردِ فتنی چیزوں کی تعداد اور مفصل تفصیل دی ہوئی ہے۔ جو کہ پانچ روپے ادا کرنے اور صاحب کنٹرولر آف اسٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ لاہور کے پاس درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

صاحب کنٹرولر آف سٹورز کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ کوئی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کر دے۔

مغلپورہ
مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۶ء

دستخط
سی۔ الیف۔ لینگر
کنٹرولر آف سٹورز

اسلامی دوکان

۹/۱۰

اطلاعاً عرض ہے کہ تحریر کردہ اشیاء آپ کو اسلامی دُکان سے نہایت عمدہ اور پائدار مل سکتی ہیں آزمائش کریں۔ اصلی سلکی شہدی لنگی ۴ گز ۱۲ٍ کلاہ مخملی زرین استردار فی عدد ۱۲؍ تو یہ بستر نمانی عدد ۲؍، ازار بند سلکی زری دار صراحی دار رنگدار قسم اول فی درجن ۵؍، دوم ۳؍، رومال سلکی ہر رنگ فی درجن ۲؍، دکاندار ان خط و کتابت کریں۔ مال اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس کر دیں۔

سید عباس علیشاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لدھیانہ

تذکرۃ العباد - حضور کے غلاموں کے حالات مبارک قیمت ۱۲ر (مینجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

حبوب جریان

جریان واحتلام خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو ان گولیوں کے استعمال کے شرطیہ آرام ہو جاتا ہے سرعت کا مرض بھی دور ہوتا ہے وقت میں خاص اضافہ ہوتا ہے برسوں کے لاعلاج مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی ۲۰ روز کی خوراک صرف ۱ہ محصول الگ۔

عرق بخار وطحال

جسکے استعمال سے ہر قسم کا بخار طیریا، ونا آنیوالا تیرہ چوتھیا باری کا بخار، بخار بلغمی صفراوی سوداوی دموی اور ہر قسم کا مزمن بخار دور ہو جاتا ہے اکثر حالتوں میں پہلے ہی روز بخار بلکا ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ ایک شیشی پندرہ بیس مریضوں کیلئے کافی ہے اسی وجہ سے بہت سے دولتمند لوگ کئی کئی درجن شیشیاں منگا کر غریبوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں اسکی موجودگی میں کسی طبیب یا حکیم کی ضرورت نہیں ہر شخص بلا مشورہ طبیب بخار وطحال کے ہر قسم کے مریض کا کامیاب علاج کر سکتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۸ر دو شیشی ۱۲ر چار شیشی عہ چھ شیشی ۱۲ر بارہ شیشی ۱۲ ہے۔ محصول بہر صورت الگ۔

سفوف مُراد (رجسٹرڈ)

یہ دوائی اپنی زود اثری اور بیمثال صفت کے باعث ملک بھر میں شہرت پا چکی ہے جنسی، مذہبی ہر قسم کی نامردی جریان رقت سرعت ضعف اعضاء رئیسہ ضعف دل و دماغ ضعف گردہ ومثانہ ضعف معدہ وغیرہ کو دور کر کے تمام اعضائے جسمانی و قوائے انسانی کو مضبوط و توانا بنا دیتی ہے ہزاروں لاکھوں مریضوں نے اسکو استعمال کر کے مفید پایا ہے بڑے بڑے ڈاکٹر اور حکیم لوگوں نے اسکو مفید پا کر اپنے ابنائے طفیل کو سفوف مراد کے استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے سیکڑوں معززین نے اسکے ذریعہ شفا پا کر بن مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں۔ یہ دوائی تمام امراض مردانہ کا واحد اور شرطیہ علاج ہے جو لوگ کسی وجہ سے اپنی قوت کھو چکے ہیں وہ صرف ایک بار اور صرف ایک بار ضرور سرکے اس معجز نما دوائی کو استعمال کریں انشاء اللہ اسکی تمام آئندہ امیدیں پوری ہونگی قیمت ۳۰ خوراک ستے محصول ۲ ر بیس خوراک ۲ہ محصول ۲ ر

اطلاع :- ہمارے یہاں سے ہر قسم کی دوائیں گھڑیاں چاقو استرے قینچی جیبی استرے سگرٹ کیس سگرٹ مشین تھرماسٹر ہر قسم کی کتابیں ناول بہ نرخ تاجرانہ روانہ ہوتی ہیں۔ فہرست مفت۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی اچ بازار لکھنؤ

رولڈ گولڈ کی انگوٹھی

مفت ! مفت !! مفت !!!

جو صاحب مختلف محکموں کے پاس متوسط طبقہ کے اردو خواندہ اصحاب منشی محرر کلرک تحصیلدار گرداور قانون گو زیلدار ذیلدار سفید پوش امام مسجد مدرس ماسٹر سکول وغیرہ متوسط درجہ کے لوگوں کے صحیح نام و پتے لکھکر بھیجینگے اُن کو ایک عدد رولڈ گولڈ کی انگوٹھی جسکی رنگت مثل اصلی پونڈ کے سونے کے ہے نہایت خوبصورت نگینہ جڑا ہے مفت ملیگی۔ نیز جو صاحب اپنے دیگر شہروں کے مشہور تاجر کتب دوا فروش عطار دیسی حکیم اور دید لوگوں کے کم از کم چالیس پتے مکمل اور صاف لکھکر بھیجینگے اُن کو بھی ایک عدد انگوٹھی مفت ملیگی۔ لیکن انگوٹھی ہر حالت میں بیرنگ بھیجینگے۔

پختہ ومضبوط چاقو

جرمن ساخت نہایت اعلےٰ درجہ کے بنے ہوئے قیمت فی عدد ۴ر نمبر ۸۱ رکھنکے دار ۱۴ر سینگ کا دستہ ۱۲ر علاوہ محصول۔

مومیائی

مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ علمائیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق درد کھانسی نزلہ ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے جلد کو فربہ اور پٹھیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصا پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر سے مالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پتہ

مجوری میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

صیانۃ المقتصدین حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ اُن کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۲ صفحات قیمت عہ

سیرۃ الصدیق۔ یار غار رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیق رضی کی مفصل و مکمل سوانحعمری شام و عجم پر لشکر کشی اور مجاہدین اسلام کی شجاعت کی داستان لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت مجلد عہ

الفاروق۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی کی مفصل و مکمل سوانح عمری اسلامی سیاست وشجاعت کی مکمل داستان فتح شام و عجم اور مصر کی مکمل تاریخ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۲ر

علامات قیامت۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے آیات قرآنیہ واسناد صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا اسکا اردو ترجمہ قیمت ۵ر

سیرۃ البخاری ۱۲ر

خالد برادرس امرتسر

نوایجاد خوبصورت سروتہ

اپنی لاجواب خوبصورتی بیحد نزاکت دلفریبی اور خوشنمائی کی وجہ سے یہی ایک سروتہ ہے جو آپ کے پاندان کیلئے موزوں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ چمکدار سنہری پیتل کا بنا ہوا ہے اسپر دلاویز نقش و نگار اس خوبصورتی سے کھدے ہوئے ہیں کہ آپ دیکھ کر خوش ہو جائینگے۔ دھار تیز اور پختہ۔ بناوٹ ایسی موزوں کہ عورت مرد بچے بوڑھے یکساں استعمال کر سکتے ہیں قیمت فی سروتہ عہ سروتی عہ

بابرکت پختہ۔ خالص چاندی کی خوبصورت جڑاؤ انگوٹھی کہ بہت چھوٹے سے خوشنما ہشت پہلو سرخ یا آسمانی نگینہ پر پوری سورہ قل ہو اللہ شریف یا آیۃ الکرسی کمال صنعت سے ایسی خوشخط کھودی گئی ہے کہ ایک ایک حرف اور نقطہ صاف پڑھا جاتا ہے۔ نہایت ہی متبرک اور نادر تحفہ ہے۔ اسکی موجودگی بہت سی آفتوں اور مشکلوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہدیہ صرف دو روپئے ۱۲ر علاوہ محصول۔

(منگانے کا پتہ)

شیخ محمد محی الدین منیجر خوبصورت سروتہ فیکٹری پانی پت

AsliAhleSunnet.com

روغن احمر قانی

یہ خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض درد ہر قسم ورم جوش چلے و کٹنے زخم لقوہ فالج رعشہ گنٹھیہ خنق تپ لرزہ نزلہ کھانسی ڈبہ اطفال جھوگا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جس کی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں

قیمت فی سیر ؏

تازہ ترین شہادت ازجناب ایس۔ ایم سعید بخش صاحب رئیس الاعظم ریاست ڈھوری ڈھولی۔

آپ کے روغن احمر قانی سے مجھ کو بہت ہی فائدہ ہوا جس کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے کارخانہ کو کامل ترقی عطا کرے میرے ایک دوست رئیس ریاست کسرائے اسکے طالب ہیں ایک سیر بذریعہ ویلیو پارسل پتہ ذیل سے روانہ کر دیں۔

روح احمر ۱ر صدہا امراض میں فوری اثر دکھلاتا ہے سفر و حضر میں رکھنے کے قابل ہے فی شیشی ۱۰ر مفصل اشتہار کلاں طلب کرکے ملاحظہ فرمائیں۔

(پتہ)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تلینی پارہ ضلع ہوگلی

پانچسو روپے کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد معجزہ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور عجیب تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مجرب ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ؏

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس نمبر ۲۔ ای

بموجب دفعات ۵۵ و ۵۶ انڈین ریلوے ایکٹ مجریہ ۱۸۹۰ء ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ لوسٹ پراپرٹی آفس لاہور

واقعہ ڈفرن روڈ نزد ریلوے سگنل شاپ میں بروز اتوار مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۶ء اور اس کے مابعد یوم کو صبح ۸ بجے عام نیلام شروع ہوگا۔ جس میں فالتو۔ لاوارث اور گم شدہ اشیاء نیلام ہونگی۔

دفتر | دستخط
ہیڈ کوارٹر۔ لاہور | وی۔ ایچ۔ بوتھ
مورخہ ۱۷۔ اگست ۲۶ء | برائے ایجنٹ صاحب

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری
دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجیئے ۔ بلا بچے کے ۱۲ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہوں تو کل قیمت مع محصول ر ہر جہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زناں اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔ (نوٹ) ۴۵ برس تک زن و مرد کی اولاد کیلئے یہ دوا طلب کیجائے قیمت ؏ محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے اور پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ؏ محصول ۶ر

(پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

دو سو روپے کا نقد انعام

نو ایجاد

طلائی جرمنی

دنیا کی عجیب نو ایجادوں میں سے ایک عجیب نو ایجاد جرمنی طلا۔ جرمن کے مشہور ڈاکٹروں نے جنگ عظیم کے بعد ملک کی آبادی بڑھانے کیلئے بہت سی ترکیبوں میں سے ایک یہ ایجاد کی۔ یہ طلا بجلی کا اثر رکھتا ہے اور ایک مرتبہ کے استعمال سے کافی تسلی بخش ثابت ہوتا ہے جو صاحب اس طلا کو بیکار ثابت کرینگے اُن کو دو سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔ کمزوری و نامردی کیلئے اکسیر ہے ایسے نوجوانوں کیلئے جو بچپن کی غلط کاریوں کے سبب ناامید ہو چکے ہیں یہ مژدہ ہے۔ کام کی زیادتی کے بعد آئی ہوئی کمزوری کو کافور کرتا ہے۔ طلا کو فوراً منگا کر استعمال کرکے فائدہ اُٹھایئے سیکڑوں مریض صحت حاصل کر چکے ہیں اس طلا کے استعمال میں کسی قسم کی دقت نہیں ہے۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب کی نو ایجاد گولی مقوی باہ اور روغن اکسیر جو بیرونی استعمال کے واسطے لاثانی ہے روانہ کیا جاتا ہے مختلف امراض کیلئے ہمارا طلا خاص دوا ہے قیمت ؏

قادری اینڈ کو آگرہ۔ یو۔ پی

دوائے جریان

جریان اور اس سے پیدا شدہ عوارضات کو دفع کرنے میں نہایت مفید چیز ہے۔ مذی اور ودی کیلئے قاطع ہے۔ پیشاب کے بعد بعض لوگ دو دو گھنٹے ڈھیلا کرنے پر مجبور رہتے ہیں ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ ایک ہفتہ سے ڈیڑھ ہفتہ تک ہر قسم کے عوارضات کا قلع قمع کرتی ہے قیمت ۳ خوراک عہ محصول بذمہ خریدار

حکیم عزیز الرحمٰن ابن مولانا محمد علی خان مالک شفاخانہ عزیز خلائق۔ قلعہ اسٹریٹ۔ امرتسر

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ۔ قابل دید قیمت عہ (منیجر اہلحدیث سے طلب کریں)

فلسفہ عبادت۔ عبادات و طاعات مخصوصہ اسلام کی عجیب و غریب فلاسفی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com